تزک قیصری

(ایک تاریخی نظم)

جس میں

تواریخ ہند کے اہم اور نتیجہ خیز واقعات
شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کے عہد تک
مذکور ہیں

از

پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی

مصنف بھارت درپن وغیرہ

سنہ ۱۹۰۸ع

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کے مطبع مفید عام لاہور میں چھپا

قیمت ۸/

بار اول ۱۰۰۰

اسی مصنف کی تصنیف سے

بھارت درپن

تمام اہل ہنود کے متعلق ایک بسیط نظم - جس میں گذشتہ زمانہ کی ترقی موجودہ حالت اور آیندہ کے لئے طریق اصلاح بتایا گیا ہے ابتک ایسی جامع نظم کل ہنود کے متعلق نہیں لکھی گئی یہ کلام کیا ہے خوبیوں سے بھرا ہوا - اور پھر تعصب اور جانبداری سے پاک **قیمت** ۸ ر محصولڈاک ۰ ر

رائیں اور ریویو

۱ - ٹربیون (روزانہ ہندوستانی اخبار لاہور) پنڈت برج موہن تازہ کو ناظرین کی خدمت میں انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے - ان کا طرز تحریر ملک میں مشہور و مقبول ہے - ان کا میلان طبع زیادہ تر نئی (نیچرل) شاعری کی طرف ہے لیکن وہ قدیم طرز شاعری پر بھی ایسی ہی قدرت رکھتے ہیں جیسی نئی طرز پر -

بھارت درپن میں انہوں نے تمام سوشیل اخلاقی اور مذہبی مضامین کو حب ملکی اور فائدہ عام کے اصول پر لیا ہے اور متین اور بے غرضانہ زندگی بسر کرنے کے لئے اُن کی اپیل پڑھنے والے کے دل میں اثر کرتے ہیں اردو کے ہر شائق کو **درپن** کی ایک جلد خریدنی چاہئے۔

۲ - سول اینڈ ملٹری گزٹ (انگریزی روزانہ) بھارت درپن ہند کی قدیم اور آئندہ حالت پر لکھی گئی ہے - اس میں مصنف اُس کی گذشتہ عظمت اور موجودہ دردناک حالت کی تصویر کھینچتا ہے جو بعض مصنفوں کا پسندیدہ مضمون ہے - بھونچال (۱۹۰۵ء) کا ذکر بہت شاعرانہ نازک خیالی اور اثر کے ساتھ لکھا ہے تواریخی اور فلسفیانہ بیانات اُن کی قابلیت اور مطالعہ کا ثبوت ہیں - یہ نظم حالی کے مسدس کے بحر میں ہے - اور غالباً تمام لکھے پڑھے ہندو خاص کر اس کو پسند کرینگے ؎

۳ - زمانہ (لٹریری رسالہ کانپور) ایک دردمند دل اپنی قوم کے ساتھ

دیباچہ

اُردو نظم میں ایک بڑی کمی یہ ہے - کہ تواریخی تصنیفات بہت کم پائی جاتی ہیں - جو کچھ موجود ہیں وہ ہندی یا فارسی تواریخی نظموں کا محض ترجمہ ہیں ایسی تصنیفیں جن میں موجودہ زمانے کے واقعات بھی درج ہوں - شاید نایاب ہیں - یہ دیکھ کر راقم نے اس مختصر نظم کو ترتیب دینے کا ارادہ کیا - اور حضور شہزادہ و شہزادی ویلس کی تشریف آوری کے وقت تک کے خاص خاص اہم حالات تاریخی عام فہم زبان میں نظم کر دئے - چونکہ اس کتاب میں واقعات کا سلسلہ ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کے عہد تک پہنچایا گیا ہے - اس لئے اسے توزک قیصری کے نام سے موسوم کرنا مناسب

معلوم ہؤا +

چونکہ راقم ہنود کے متعلق ایک بسیط نظم بھارت درپن میں ہر پہلو سے تفصیل کے ساتھ لکھ چکا ہے۔ اس لیئے یہاں اُن کے حالات کو صرف چھ بندوں میں ختم کر دیا گیا + اکیس بند مختلف اسلامی بادشاہتوں کے حالات پر ہیں۔ باقی بند انگریزی عہد کے متعلق ہیں +

چوالیس سے پچپن نمبر تک کے بندوں میں جو مندرجات ہیں۔ ممکن ہے۔ بعض تیز طبع اصحاب اُن سے اتفاق نہ کر سکیں۔ مگر وہ راقم کے ایک عرصۂ دراز کے تخیّل کا نتیجہ ہیں۔ اور میں یہاں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایسے ہی خیالات اب سے پہلے کئی بار ظاہر کیئے جا چکے ہیں۔ جنھیں اکثر متخیّل لوگوں نے پسند کیا تھا +

اس نظم کے پڑھنے سے پیشتر تاریخ ہند کی ایک عام واقفیت کا ہونا ناظرین کے مطالع کو

پُر لطف بنا دیگا۔ بنظر آسانی اخیر میں مفصل نوٹ لکھ دئے گئے ہیں۔ تاکہ زباندانی اور واقفیت عامہ کے متعلق کوئی دقّت پیش آئے تو فوراً رفع ہو جائے +

جالندھر شہر

کیفی

تفصیل مطالب

تُوزکِ قیصری

ا

زبدۂ اقطاعِ عالم کشورِ ہندوستاں
کس زباں سے ہو سکے تیرے فضایل کا بیاں
شکل یہ تیری ہے تثلیثِ خفی کی راز دار
۲ ہے یہ وہ تر کون صدقہ جسکے ہے روحِ رواں
یہ نہیں ہے تو وطن ہے اس لئے محبوب ہے
خار بھی آنکھوں میں تیرا ہے گلِ باغِ جناں
مہبطِ انوارِ سبحانی رہا ہے تو مدام
۸ روشنی تجھ سے سدا پلتے رہے اہلِ جہاں
مبتدی ہے تُو۔ تو ہے تو منتہی بھی علم کا
علم و حکمت ۔ گیان ۔ گُن میں تو ہے اُستادِ جہاں

جو لگا قدموں سے تیرے بس وہ کنچن ہو گیا

۱۲ تو ہے وہ پارس۔ ہے فیض و بذل جس کا بیکراں

وہ بھی اک دِن تھا زمانے میں نہ تھا تیرا نظیر

غرب کیا اور شرق کیا تھے سب تیرے در کے فقیر

۲

آریائی عہد کی علمی ترقیات

لعل وہ وہ تجھ سے اپجے اے وطن کی سرزمیں

جن کا ثانی سارے عالم میں کہیں پیدا نہیں

خاک سے پیدا ہوئے تیری کپل سے مہرِشی

۴ تھے کناد اور یاگ ولک ایسے یہاں کے نکتہ بیں

بیاس۔ گوتم اور پتنجل اور بششٹ بیعدیل

مثلِ شنکر عارف کامل نہ پاؤ گے کہیں

حکمت و سائنس کی رمزیں بتائیں خلق کو

۸ تیری تحقیقات سے پامال تھے چرخ و زمیں

دین اور دنیا کے تو نے وہ مسایل حل کئے

روشنی علم و ہنر کی جن سے پھیلی ہر کہیں

تیغ سے گر زیر اک عالم سکندر نے کیا

۱۲ علم و حکمت سے کیا تو نے جہاں زیر نگیں

علم کا کرتے تھے سب بھارت میں آکر اکتساب

مشرقیں اس شرق کے خورشید سے تھے فیضیاب

۳

تیرے شاہانِ سلف کی تھی وہ سطوت اور حشم

آگے بڑھکر فتح و نصرت جن کے لیتی تھی قدم

راجگانِ ہند کا وہ چکر ورتی راج تھا

۴ جس کی عظمت کی نظیریں دہر میں ملتی ہیں کم

چندر بنسی اور سورج بنسی ایسے حکمراں

چاند اور سورج تلک تھا جن کا لہراتا علم

تھے جدھشٹر اور جنک-بکرم-اشوک اور چندر گپت

۸ نیائے اور نیتی کے بانی اور پابندِ دھرم

تھے سیاست میں اٹل وہ جیسے فرمانِ قضا

تھے سخاوت میں رعایا کے لئے ابر کرم

نیک تدبیری تھی اور روشنضمیری اُن پہ ختم
١٢ تھے وہ صاحبدل-خداترس اور اربابِ ہمم
اُن کے مدحتگر سبھی اہلِ نظر ہیں آجتک
نامِ نامی اُن کے نقشِ کالحجر ہیں آجتک

۴

انتہا پر جب کہ پہنچا ہند کا بدرِ کمال
ہو گئے پیدا بہ تدریج اس میں اسباب زوال
گردشِ دوراں کہو اس کو کہ جورِ چرخِ پیر
۴ یا سرِ شتی کا نتیجہ - یا حکمِ ربِّ ذو الجلال
الغرض کرموں کا اپنے آریوں کو پھل ملا
ثمرۂ اعمالِ بد کی بن گئے زندہ مثال
تخت خالی ہو گئے شاہانِ عالی جاہ کے
٨ کر دیا جنگ مہابھارت نے یہ قحط الرجال
کیا معاش اور کیا معاد ان کے بگڑ دونوں گئے
دین میں آیا خلل - ابتر ہوا دنیا کا حال

تنگ نظری۔ پھُوٹ۔ خود غرضی نے یکسر کردیا
۱۲ حُبِ ملکی اور سچے دھرم کا بھارت میں کال
برق افگن جن کے کل تک دھر میں یلغار تھے
آج اپنے گھر میں وہ مجبور اور لاچار تھے

۵

جب کہ سچے دیں سے برگشتہ زمانا ہوگیا
پھوٹ۔ خود غرضی کا ہر لب پر ترانا ہوگیا
دینِ حق میں نکلیں وہ شاخیں کہ اللہ کی پناہ
۴ بدعتِ نَو پر فدا مذہب پُرانا ہوگیا
بن گئیں برنوں کی ذاتیں ہندوؤں میں اسقدر
انگلیوں پر جن کا نا ممکن گنانا ہوگیا
نفس کے ایثار پر قربانیاں حادی ہوئیں
۸ وید منتر۔ اک تِنتر کے آگے۔ فسانا ہوگیا
وامیوں نے وہ خرابی آکے ڈالی ہند میں
جس سے ابتر سب یہاں کا کارخانہ ہوگیا

تو ہوئے پیدا یہاں گوتم سے راجا مہرشی
۱۲ جنکی تلقین پر فدا سارا زمانہ ہوگیا
ہند کو پہنچا سکا لیکن نہ فیض اُن کا کمال
مشرق اقطے میں بار آور ہوا ہندی نہال

۶

انڈیا میں آریوں کا حال ابتر ہوگیا
سلطنت قومی ہٹی اور ساج گھر گھر ہوگیا
جی فرائض سے ہٹا اور آشرم بگڑے سبھی
۴ امرِ حق ہر ایک دل سے محو یکسر ہوگیا
وہ چلی آندھی یہاں بغض و حسد اور پھوٹ کی
اتفاقِ قوم کا برباد دفتر ہوگیا
بھائی کا دشمن بنا بھائی ہوئے وہ خوں سفید
۸ قوم کی جانب سے دل ہر اک کا پتھر ہوگیا
ہوگیا اک لفظ بیمعنی یہاں حُبِّ وطن
جوشِ قومی سے تہی ہر اک کا سر ہوگیا

ہندو کی لیست حالت

بے سروساماں بنے۔ تھے جو سر پر آرائے ملک

۱۲ قوم کا لیڈر یہاں ہر ایک خود سر ہوگیا

قوم کا لیڈر یہاں ہر دشمنِ ایماں بنا

زعم میں اپنے ہر اک فرعونِ بے ساماں بنا



دیکھ کر اطوار یہ باشندگانِ ہند کے

پشچم اُتر دیش کے کہسار سے وہ دل اٹھے

جن میں تازہ جوش تھا اسلام نے پھونکا ہوا

۴ جن کے دل میں ملک گیری کے بڑے تھے حوصلے

خشک لب تھے جنکے تیغے میان میں خوں کے لئے

واسطے زر کے تھے جن کے کیسے منہ کھولے ہوئے

ہمت اور جرأت کا سیکھا تھا جنھوں نے تازہ گُر

۸ تھے دلوں میں جن کے ارماں تازہ تازہ گھر کئے

جن کے سر میں جوش تھا اور ولولوں کا تھا وفور

تیغۂ اسلام کے جوہر دلوں پر نقش تھے

آریوں کا ہی تھا خوں جن کی رگوں میں جوشزن
۱۲ تھے تن اور من عیش نے-جن کے نہ بوسیدہ کئے
ہند کے ماتحت تھے-کل تک جو دیتے تھے خراج
بن گئے آکر یہاں وہ مالکِ دیہیم و تاج

۸

وادیٔ جمرود میں **جیپال** نے پائی جو ہار
ہند کو اس نے پٹھانوں کا بنایا اک شکار
وحشیوں کے غول کے غول آئے دن آنے لگے
۴ جنکی چنگیز اور نادر سے سوا تھی لوٹ مار
آریہ ہند تنزل کی جو حالت میں تھے پست
بھاگتے پھرتے تھے اُن کے سامنے مثلِ غُبار
گاتھ لوگوں نے کیا تھا اہل روما کا جو حال
۸ ہندیوں کو اب پٹھانوں نے کیا ویسا ہی خوار
بارہ حملے وہ کئے **محمود** نے اس ملک پر
جن کی خونریزی وغارت کا نہیں ممکن شمار

سبکتگین - محمود غزنوی

(پرتھی راج اور غوری)

ملک کا ستھراؤ اس کے کشت و خوں سے ہو گیا
۱۲ بن گیا یہ آریہ ورت ایک اُجڑا سا دیار
تیغِ افغانی کے آگے پانی پانی ہو گئی
آگ وہ فولادِ ہندی کی کہ تھی دشمن شکار
ہے حقیقت میں مکافاتِ عمل کا یہ سبق
۱۶ ہند کی تاریخ کا لوٹا گیا جو یوں ورق

۹

اس کے حملوں سے نہ پنپا تھا ابھی ہندوستاں
جو شہاب الدین غوری کا ہوا دھاوا یہاں
تختِ دہلی پر تھا متمکن پتھورا ان دنوں
۴ جس کے سر پر تھا جدھشٹر کا چھتر سایہ کناں
ہے ترائن ایک تاریخی جگہ جس کے قریب
اب تلک بھارت کے ہیں جنگاہ کے باقی نشاں
غور و پرتھی راج کی فوجیں وہاں جاکر جمیں
۸ اور ایسا رن پڑا گھمسان کا آکر وہاں

جس میں گھونگٹ کھا گئے افغانی فوجوں کے پرے
بھاگ کر سردار غوری نے بچائی اپنی جاں
ہند کے سینا پتی کے حق میں وہ میداں رہا
۱۲ کر لیا قبضے میں اس نے شاہ غوری کا نشاں
سر کیا پھر اس نے عیاری سے ہندستان کو
اور ملی رن میں شہادت راجۂ چوہان کو

۱۰

پست بھارت ورش کی اب ایسی قسمت ہو گئی
مٹ گئی آزادی - غیروں کی حکومت ہو گئی
بانکپن تھا جس طبیعت میں جو دل تھا بس غیور
۴ اب غلامی اور اطاعت اس کی عادت ہو گئی
گر سلف پھر زندہ ہو کر آتے کب پہچانتے
مسخ ایسی اہل ہندستاں کی صورت ہو گئی
فاہیاں حیرت سے کہہ اٹھتا گر اسکو دیکھتا
۸ کیا یہ وہ ہی ہند ہے؟ کیا اس کی حالت ہو گئی

اقبال چاہ

قومیں سب ہی بڑھتی اور گھٹتی رہی ہیں دہر میں
پر نہ پاؤگے کہیں اس کی جو درگت ہوگئی
ساتھ ہی قومی حکومت کے گیا امن و اماں
۱۲ فارغ البالی و دولت یاں سے رخصت ہوگئی
علم و حکمت اور جرات کے نشان مٹنے لگے
آریوں کی قومی عزت کے نشاں ٹلنے لگے

۱۱

گرچہ اب ہندوستاں کی اپنی قسمت سے ٹھنی
ہوگئی دورِ فلک کو ہندوؤں سے دشمنی
عزت قومی کی رس - لیکن - نہ باطل ہوگئی
۴ دھرم اور ناموسِ قومی کی تھی باقی روشنی
حملہ آور جب ہوا ہے قلعۂ چتوڑ پر
وہ علاء الدیں ہژبر بیشۂ مرد افگنی
خوب رجپوتوں نے جوہر شوربیری کے دکھائے
۸ منہ نہ پھیرا جنگ سے گو جان پر ہی آ بنی

علاء الدین خلجی

لاکھ حوریں - دیویاں جس پر کہ ہو جائیں نثار
جانِ حسن و زہد و عصمت کی وہ رانی پدمنی
جب یہ دیکھا اُس نے - اب ہے جانِ عصمت کا بدل
۱۲ وہ کیا جوہر کہ چھاتی جس سے نیزوں کی چھنی
عفّت و ناموسِ نسواں کے لیئے وہ مر مٹی
تم نہ پاؤگے زمانے میں کوئی ایسی ستی

۱۴

جب پٹھانوں کا یہاں پورا تسلُّط ہو گیا
فتحِ اسلامی کا رامیشر تک ڈنکا بجا
قاعدہ ہے جب حکومت غیر کی ہوگی کہیں
۴ تو بدل جائیگا سب نقشا قدیم اُس ملک کا
اس طرح بیٹھے جو ٹھنڈے ہو کے والی ہند کے
تو یہ سمجھے خاتمہ اب جورِ گردوں کا ہُوا
تھا گماں انکا مُوں پر آئینگی کیا آفتیں
۸ کیا خبر تھی ان کو - کیا کیا اور ابھی ہے دیکھنا

جب ہوا تیمور کا حملہ تو سمجھے اہلِ ہند
ہے ابھی خمیازہ باقی شامتِ اعمال کا
پانچ دن تک اس نے دلّی میں کیا وہ قتلِ عام
۱۲ شہر کا ہر کوئے و برزن خوں کا دریا بن گیا
جگ جد ھشٹر کا جہاں مشہورِ دوراں ہو گیا
اب وہی اندر پرسْت اک شہرِ ویراں ہو گیا

۱۳

۱۳ - مغلیہ سلطنت کا آغاز

رنگ بگڑا جب پٹھانوں کے یہاں۔ دربار کا
تو ہوا رُخ اس طرف فرغانہ کے سردار کا
فتحِ کامل جنگِ پانی پت میں بابر کو ملی
۴ اور الٹا تختہ ابراہیم کے گلزار کا
کی ظہیر الدین بابر نے وہ قایم سلطنت
جس کا ورثہ تھا مقدر برٹشی سرکار کا
دیکھکر یہ حال ہندو خوابِ غفلت سے اُٹھے
۸ کام ہمت سے لیا گو وقت تھا ادبار کا

رانا سانگا والیٔ میواڑ زیبا ہے اگر
سروِ آزاد اس کو کہیٔے ہند کے گلزار کا
شیر جس کے خوف سے جنگل میں جاتے تھے دل
۱۲ وہ بنا سالار ہندی لشکر جرّار کا
فتح لیکن ہندوؤں کے بخت سے تھی اٹھ گئی
حق میں بابر کے رہی جنگ فتحپور سیکری

۱۴

سابقہ دو شاہوں سے بابر کا بھارت میں ہوا
جن میں تھا اک شاہِ دنیا ۔ شاہِ دین تھا دوسرا
شاہِ دنیا یعنی سانگا پر تو پائی اسنے فتح
۴ شاہِ دیں نے اس کے ملکِ دل پہ قبضہ کرلیا
یہ بھی ہے کیا حیرت انگیز اور دلچسپ اتفاق
سکھوں اور مغلوں کی قسمت پر جو تم سوچو ذرا
خیر ذکر اس کا کہیں اور آئیگا ۔ اب دیکھیٔے
۸ فاتح اور مفتوح میں برتاؤ کیا ہونے لگا

کس طرح مفتوح ہوئے فاتحوں کی سختیاں
کس طرح شیر و شکر ہند و مسلمان ہوگیا
فتح بنگالہ کو چھوڑ آیا مدد کے واسطے
۱۲ دھرم کا بھائی - ہمایوں - ملکۂ چتور کا
دشتِ غربت میں وہی سلطاں جو سرگرداں ہؤا
ہندو راجہ ہی معاون اور خبرگیراں ہؤا

۱۵

قاعدہ ہے ملتی ہیں آپس میں دو قومیں جہاں
خلق اور تہذیب بھی دونوں کے ملتے ہیں وہاں
جس کی تدویں فارس اور خلفائے عباسی نے کی
۴ پھیلی وہ شائستگی بغداد سے آکر یہاں
ہند ہے مشکور اُن کے واسطے اسلام کا
ہیں نفاست اور نزاکت بھی جو کوئی خوبیاں
تھا عرب کا رنگ جو تہذیب میں اسلام کی
۸ حبِّ ملکی اور تھی جمہوریت اک جس کی شاں

اُس کی ترتیب اور ترقی پھر یہاں ہونے لگی
مدتوں سے تھا جسے بھولا ہوا ہندوستاں
خلقِ احسن کا ہوا دونوں کے باہم میل جول
۱۲ اک نئی تہذیبِ ہندی ہوگئی پیدا یہاں
خوبیوں کے معترف جس کی ہیں سب اہلِ فرنگ
اب تلک باقی ہے ہندی زندگی میں جسکا رنگ

۱۶

نور جو اسلام کی تہذیب کا چمکا یہاں
ہوگئی اُس سے عرب کی اور عجم کی دونی شاں
خسرو اور فیضی سے شاعر اور غنی سے نکتہ سنج
۴ رشکِ سحباں اُن کو گر کہئے تو سچ ہے بیگماں
پھر ابوالفضل اور ظہوری ایسے شاہ ملک نثر
جن کی تحریریں عجم کو کر گئیں پنبہ وہاں
جمع ہوں تاریخ کے دفتر زمانے کے اگر
۸ تو بدایونی فرشتے کا رہے پلہ گراں

علم دیں کی ضمن میں جو لکھ گئے عبد العزیز
کر سکا چوں و چرا اس میں نہ کوئی نکتہ داں
صوفی اور عارف بھی اُن میں ایسے ایسے ہو گئے
۱۲ جن سے بہتر تم نہ پاؤ گے بہ زیر آسماں
سالکِ راہِ خدا سلطان جی روشن ضمیر
شمس تبریزی کا وہ جذب اور جلال - اللہ کی شان
الف ثانی کی وہ توحید اور معین الدین کا عشق
۱۶ کم ہے گر کہئے کہ تھے وہ عشق اور عرفاں کی جاں
بڑھکے اکبر اور عالمگیر سے یہ شاہ تھے
ہے بجا نازاں ہو ان پر جس قدر ہندوستاں
ایسے ایسے شخص یاں پیدا کئے اسلام نے
۲۰ کلمہ گو ہندو مسلماں سب ہیں جن کے نام کے

۱۷

ایسی جاذب اور موثر شخصیت اکبر کی تھی
پاؤ گے تاریخ میں تمثیل اس کی شاذ ہی

ہندوؤں کے ہاتھ سے پامال کروایا وہ ملک
۴ افغنہ سے زک جہاں جیپال کو حاصل ہوئی
خطۂ میواڑ - ہے سرِ جو کہ جسم ہند کا
اس کی سرکوبی کی جب اکبر کو چیٹک لگ گئی
خوں پہ رجپوتوں کے رجپوتوں کو ہی سسکا دیا
والئے میواڑ کچھوا ہوں میں ڈالی دشمنی
پہلے خلجی اور بہادر کا پڑا تھا اس پہ ہاتھ
اینٹ سے اینٹ اب بجادی مان نے چتور کی
وہ شہ سیسودیہ پرتاب - باپا کا سپوت
۱۲ جس سے بڑھکر خلق نے دیکھا نہ جودھا اور جری
جب جلادت کا کھلا راز اُسکی شاہنشاہ پر
پھر نہ بھیجی فوج اودے پور کے شہ ذیجاہ پر

۱۸

سلطنت کے کام میں جب ہو گئے وہ حصّہ دار
اور دربار شہی میں بڑھ گیا ان کا وقار

تو مسلمانوں سے تھا جو رنج وہ جاتا رہا
۴ کچھ نہ دل میں ہندوؤں کے رہ گیا باقی غبار
اس طرح مغلوں۔ مسلمانوں سے وہ ملنے لگے
تھے نہ تیمور اور محمود ان کے گویا تاجدار
تھی حکومت میں نہ ہندو اور مسلماں کی تمیز
۸ بذلِ شاہی میں ہر اک ہندی تھا یکساں حصہ دار
پالسی اکبر کی ایسی گہری اور گمبھیر تھی
جس نے مغلیہ حکومت کی بِنا کی استوار
شخصی اوصاف اور اخلاق اس کے کچھ ہی تھے مگر
۱۲ وہ تمدن اور تدبر کا تھا گنج شاہوار
حکمتِ عملی کو اس کی تم نہ ناقص پاؤ گے
حال کی تہذیب کا معیار رکھ لو سامنے

۱۹

قلعہ اور مسجد نظر آتے ہیں دلی میں جو آج
جن کے بننے پر لگا تھا ہفت کشور کا خراج

جانشیں پانڈوں کا دلی میں جو تھا شاہِ جہاں
۴ تھا وہ شاہِ عدل گستر اور تھا نیکو مزاج
یہ عمارات اسکی ہیں شستہ مذاقی کا ثبوت
خوش مذاقی اور جہانبانی کا تھا وہ امتزاج
نام پر بیگم کے جو روضہ کیا اس نے بنا
۸ دیکھ کر سیّاحِ یورپ جسکو ہیں حیران آج
جوڑ کا اس کی نہیں ہے ساری دنیا میں مکاں
بے شبہ سرتاج ہے اعجوبۂ عالم کا تاج
پالسی دادا کی اسکی تھی سدا پیشِ نظر
۱۲ عدل گستر۔ امن پرور۔ اسکا ہے مشہور راج
اسکو یکساں تھی یہ ساری خلقتِ ہندوستان
الغرض شاہِ جہاں تھا واقعی شاہ جہاں

۲۰

قید کرکے باپ کو اور بھائیوں کو مار کر
بیٹھا عالمگیر اورنگِ شہی پر بے خطر

اک علاء الدین تھا - اک یہ محی الدین ہؤا
۴ خون کا دھبّا - بزرگوں کے - ہے جن کے نام پر
جنگجوئ - ملک گیری کے وہ دونوں رُکن تھے
جوڑ توڑ اور ہوشیاری میں تھے مثلِ ہمدِگر
سخت گیری اور شقاوت - جبر اور سنگیند لی
۸ تھی علا میں بیش - تو اورنگ میں تھی بیشتر
عیب تھے اتنے ہی پبلک زندگی میں شاہ کی
اُس کی شخصی زندگی میں تھے محاسن جس قدر
ایک اک کر کے ہوا خواہانِ دولت پھر گئے
۱۲ جا ملا حتّےٰ کہ اس کا مرہٹوں سے اک پسر
سلطنت کو ہٹ - تعصّب سے وہ پہنچایا گزند
راجپوتوں - مرہٹوں - سکھوں نے کی گردن بلند

۲۱

ایک طبعی خاصہ اس ملک میں ہے جاگیر
متّصف ہیں جس سے بھارت ورش کے برنا و پیر

اہلِ ہند کی ایک خصوصیت

گر خلوص اور مہر سے پیش آئے اُن سے ایک غیر
۴ تو وہ کر دیتے ہیں ترک اسکے لئے تاج و سریر
گر حکومت غیر ہندو کی ہو تو پروا نہیں
ہو نہ ایماں کا مزاحم اور نہو وہ سخت گیر
تو رفاقت اور اطاعت میں وہ ہیں اسکے غلام
۸ جان تک کو اُس کی خدمت میں وہ سمجھینگے حقیر
ہاتھ ڈالے اُن کے ناموس اور دھرم میں وہ اگر
بدلا لینے میں نہ اُن سا کوئی ہوگا بدگیر
نائب اللہ کا سمجھتے ہیں شہِ عادل کو وہ
۱۲ سایۂ رب جانتے ہیں اس کو زیر چرخ پیر
شانِ سبحاں ذاتِ سلطانیں سمجھتے ہی نہاں
لطفِ شاہی پر ہے صدقہ انکا مال اور جسم و جاں

۲۲

فہم عالمگیر میں لیکن نہیں آیا یہ راز
اکبری حکمت کا دروازہ ہو اس پر نہ باز

دینداری اور شے ہے۔ اور تعصب اور شے
۴ یہ نہ سمجھا زعم میں اپنے وہ شاہِ دیں نواز
یہ اودے پور کے لکھا رانا نے شاہ ہند کو
"اے خدیو ہند اے شاہنشہ گردن فراز
ساری دنیا کے مذاہب کی پڑھے گر تو کتب
۸ تو کھلے تجھ پر کہ سب کا ہے وہ ربّ بے نیاز
مندروں میں اس کو ہندو پوجتے ہیں صبح و شام
اور مسلماں مسجدوں میں اس کی پڑھتے ہیں نماز
شاہ نائب اس کا۔ سب پر چاہیئے ہونا شفیق
۱۲ چاہیئے اس کو نہ ہونا مذہبوں کا امتیاز
باپ دادا سب ترے اس پر رہے ہیں کاربند
پر تجھے ہندو رعایا کی اذیت ہے پسند"

۲۳

بڑھ گیا برداشت کی حد سے جو اسکا بغض و کیں
اس سرے سے اُس سرے تک سب کی آنکھیں پھر گئیں

[illegible] ساتھ اُٹھے کروٹ بدل کر اہلِ ہند
[illegible] ہوگئی اک جوشِ نفرت سے موثر کل زمیں
[illegible] تھی رعایا اک طرف اُتری ہوئی
سلطنت کے تھے۔ اُدھر۔ بیدل سب ارکانِ رکیں
حاکم و محکوم کے مابین اٹھا تھا اعتبار۔
۸ ہوگئی بے اعتباری سب کے دل میں جاگزیں
عدل سے سلطاں۔ اطاعت سے پھرا لوگوں کا دل
سلطنت کا ہوگیا بودا غرض حصنِ حصین
رہ گیا آخر تمنا کے ورق کو لوٹتا
۱۲ دیکھ آثارِ تنزل وہ شہ اندوہگیں
مرہٹے دکھن سے اُٹھے۔ سکھ اٹھے پنجاب سے
پھنس کے نکلی پھر نہ کشتیٔ شہی گرداب سے

۲۴

سکھ کہ تھا ویراگ و بھگتی سے بنا جنکا مزاج
جنکے آگے ہیچ تھے دنیا کے سارے تخت و تاج

جبر و بد تدبیرئ شہ سے بنے وہ جنگجو
اُن سے بہتر سو لجر دنیا میں پائینگے نہ آج
حُبِّ قومی - جوشِ دینی نے کیا سکھونکو سنگھ
قلب میں سنتوش کے پیدا ہوُا وہ اختلاج
خالصہ کا دل بنایا بابا جسّا سنگھ نے
۸ بارہا سلطان دہلی سے لیا جس نے خراج
اُن کی تیغِ بر قدم نے فیصلہ سب کا کیا
ہوگیا جمنا سے پیشاور تلک سکّھوں کا راج
حکمراں رنجیت - جسّا - اور آلا سے ہوئے
مُلکداری نے وہ دینداری سے پایا امتزاج
وعظِ نانک فرضِ دنیا پر جو تھا بھولا ہوُا
یاد وہ گوبند نے پھر خلق کو کروا دیا

۲۵

بادشا غصّے میں اپنے دانت پیسا ہی کیا
پر نہ سیواجی پہ عالمگیر کا منتر چلا

بارہا دی اُس نے سلطانی عساکر کو شکست

۴ اُس کی چھاتی پر کیا اس نے علم اپنا بپا

جس دکن کی فتح نے لی بادشہ کی جان تک

وہ دکن خود سر خود اس کی زندگی میں ہوگیا

کر رہا تھا جب دکن میں وہ مسلمانوں کو زیر

۸ ہو رہی تھی ہند میں بودی حکومت کی بنا

راجے راجستان کے تھے جو کہ دلّی کے مطیع

سرکشی کی اُن کے سر میں بھی سمائی تھی ہَوا

کھلبلی تھی ایک سارے ملک میں پھیلی ہوئی

۱۲ اِس سرے سے اُس سرے تک تہلکہ اک تھا پڑا

بادشا نو اور دہلی میں ہوئے مسند نشیں

پر شہِ شطرنج سے بڑھ کر شہی ان کی نہیں

۲۶

عیش و عشرت اور فضولی جب گئے حد سے گزر

اور ناؤ نوش میں کٹنے لگے شام و سحر

اورنگزیب کے جانشین

۳

تو دلوں سے محو فرض ملکداری ہو گیا
۴ اور ہوا تاج فنہی کے بوجھ سے واماندہ سر
ضدِ عالمگیر پاؤ گے محمدؐ شاہ کو
اُس میں مُلّاپن تھا۔ تو رندی تھی اِس میں بیشتر
کھوئیں سب اسلام کی اسلامیوں نے خوبیاں
۸ بھولے وہ خُلقِ رسولؐ اور بھولے اوصاف عمرؓ
عزم فاروقیؓ گنوایا اور علیؓ کا علم و عدل
بن گئے رنگِ مجازی کے رنگیلے سربسر
کاروبارِ سلطنت لہو و لعب میں گم ہوا
۱۲ قصر شاہی بابر و اکبر کا کر ڈالا کھنڈر
پیشتر ہی لگ چکا تھا گھن تو جڑ میں راج کی
ہو گئے متأخرین کے یہ چلن اُس پر تبر
دیکھکر یہ حال اک ایراں کا چرواہا اُٹھا
۱۶ رنگ کر اور تخت طاؤسی کو خوں میں لے گیا

۲۷

تھی یہاں بد عملی اور بے امنی پھیلی ہر طرف
ہو گیا تھا ہند بد نظمی کے تیروں کا ہدف
ہو رہی تھی چپقلش سکھ اور مغلوں میں اِدھر
۴ تو مرہٹے اور ابدالی اُدھر تھے صف بصف
تھا بدامنی۔شاہ گردی کا وہ عالم اس جگہ
ہر لٹیرا تھا خطاب سروری سے مُتّصف
یہ پنڈارے وہ پٹھان آئے۔وہ صوبہ پھر گیا
۸ کر دیا اس شہر کو اُٹھکر رُہیلوں نے تلف
کل اُٹھینگے زندہ بستر سے یہ تھا کس کو یقین
گر نکلتا تھا کوئی گھر سے تو گویا سر بکف
تخت پر جو آج بیٹھا۔قبر میں لیٹا وہ کل
۱۲ ہند کو اب شاہ گردی کا ملا تھا یہ شرف
حالت القصہ یہاں تھی ایسی ابتر کی
جب حکومت ہند میں قائم ہوئی انگریز کی

۲۸

کی تھی پیشینگوئی جو بابر سے نانک شاہ نے
اور پُرانوں میں بھی جس کے ہو چکے ہیں تذکرے
آگیا اب وقت اُس کی واقعی تعمیل کا
۴ ہند میں سرکار انگریزی کے جھنڈے گڑ گئے
رفتہ رفتہ کمپنی کا ہوگیا دخل و عمل
اور سرشتے مملکت داری کے سب پختہ ہوئے
انتظام ایسا کیا حکام انگریزی نے یاں
۸ اَمن کے ہندوستان میں ہر طرف ڈنکے بجے
تاکہ پھر آپس میں اُن کے ہو نہ سرحدی نزاع
والیانِ ہند کے حد بست قائم کر دیے
خوف باہر کا ہٹا ۔ اندیشہ اندر کا مٹا
۱۲ حکمتِ عملی ۔ سیاست کے وہ باندھے ضابطے
امن و آسایش کی دولت خلق نے پائی یہاں
ہوگئی آخر خزاں ۔ فصلِ بہار آئی یہاں

انگریزی عہد

۲۹

انتظامِ ملک کی تہذیب پر رکھی بِنا
اور رفاہِ خلق - اصول اعلےٰ - بنا تدبیر کا
جو مراسم ملک میں پائے مضر حکام
۴ اُن کی اصلاح اور بندش کا خیال اُنکو ہُوا
وہ ستی کی رسم ناشائشتہ جس کے ہاتھ سے
بے شمار ارماں بھری معصوم کا خوں ہوگیا
اس کو پاکر ہندوؤں کی شرع و مذہب کے خلاف
۸ از رہِ رحم و کرم مسدود فوراً کردیا
اور وہ دخترکُشی کی رسم مذموم و لعیں
رونگھٹے - سنکر - کھڑے ہوتے ہیں جس کا ماجرا
اور وہ انسانی قربانی کا شیطانی عمل
۱۲ کردیا ہندوستان سے ان مراسم کو فنا
مٹ گیا ہند و دکن سے یک قلم اسکا نشاں
پیشۂ ملعوں ڈکیتی اور ٹھگی کا جو کہ تھا

آمد و شد غیر ملکوں سے تجارت کی ہوئی
۱۶ صنعت و حرفت نے پہنا ملک کی جامہ نیا
دین و مذہب سے کسی کے واسطہ رکھا نہ کچھ
کام لوگوں کی بھلائی کے سوا رکھا نہ کچھ

۳۰

سنِ ستاون میں جو برپا یہاں طوفاں ہوا
سر میں تھا بعضوں کے حمق و جہل کا ہیجاں ہوا
گرچہ اس شورش نے ہر ہندی کے دل کو خوں کیا
۴ لیکن اس کے ساتھ ہی سب کو یہ اطمیناں ہوا
یعنی وقت آیا کہ دیں اب باوفائی کا ثبوت
اور دکھائیں کیسے سر حکام پر قرباں ہوا
گرچہ نانا اور بہادر شاہ کی شرکت سنی
۸ حاوی ہر ہندو و مسلم پر نہ یہ خفقاں ہوا
تھا نہ اعلےٰ والئے ملک ایسا کوئی ہند میں
جو نہ برٹش کا معاون اور پشتیباں ہوا

۱۸۵۷ء

اس مہم میں والیان ملک اور سرکار کی
۱۲ اس طرح فوجیں لڑیں ملکر کہ کار آساں ہوا
پہلے کہہ آیا ہوں جو میں ہے یہ اور اسکا ثبوت
تشفہ روئے وفا ہے ہند کا ہر ایک پوت

۳۱

دل میں ملکہ کے نہ تھا جو اسکی جانب سے غبار
بعد اس کے ہند کو بخشنا نیا اک افتخار
یعنی سلطانی حکومت میں لیا اس ملک کو
۴ کمپنی ٹوٹی - بنا یہ ذرِّ تاج شہریار
ساتھ ہی اس کے کرم گستر مہارانی نے یاں
ملک میں شائع کیا شفقت بھرا وہ اشتہار
جس کا اک اک لفظ ہے شاہی مکارم سے بھرا
۸ جس کے اک اک حرف پر ہے ہندیوں کی جاں نثار
جس کا مضموں سر بسر ہے نیک تدبیری کی چال
جس کی سطروں سے رواں ہے چشمۂ رحمت کی دھار

اعلان یکم نومبر ۱۸۵۸ع

مادری شفقت کہو یا بادشاہی مکرمت
۱۲ اس کے ہر فقرے سے ہوتی ہے سراسر آشکار
جو کہ تھے برٹش کے دلدادہ ہوئے مسرور وہ
تھے جو بیدل ہو گئے دلدادہ اور مشکور وہ

۳۲

شہزادہ ویلس (ایڈورڈ ہفتم) کی آمد

سن اٹھارہ سو پچھتر بسکہ تھا فرخندہ فال
حشر تک ہندوستاں کو یہ نہیں بھولیگا سال
چونکہ اہل ہند کی - ملکہ کے دلمیں تھی - جگہ
۴ ہندیوں کی - اُس کو دلداری - کا تھا از بس خیال
از دیادِ مہر سلطانی سے بھیجا ہند میں
وہ مہیں پور خلافت - خوش سیر - نیکو خصال
جس کے سر پر تاج ہونا تھا مزین ہند کا
۸ اور جس کے ہاتھ آنی تھی عنانِ ملک و مال
خیر مقدم اے شہِ ایڈورڈ وہ تیرا ہُوا
ہند کی تاریخ میں جس کی نہیں ملتی مثال

تجھ کو کیا دیکھا مہارانی کے درشن ہو گئے
۱۲ جس طرح گُل پاکے ہو جاتے ہیں گُلبن سے نہال
تو گیا جس جس جگہ فصلِ بہاراں آگئی
ہند کے مہر و وفا کے جسم میں جاں آگئی

۳۲

تیری آمد کی خبر سے سب کو خوشیاں ہوگئیں
آنکھیں جوشِ دل سے فرشِ راہِ مہماں ہوگئیں
تیرے قدموں سے بہارِ تازہ آئی ہند میں
۴ بلبلیں تصویر تک کی بھی غزل خواں ہوگئیں
تو نے پھونکی ہند کے فرسودہ تن میں تازہ روح
زندہ - اے عیسٰے دوراں ! شکل بیجاں ہوگئیں
جانِ تازہ تن میں آئی - نور پایا آنکھ نے
۸ حسرتیں سب دل کی زیبِ طاقِ نسیاں ہوگئیں
شامتیں جو اپنے سر تھیں - تیرے قدموں کی طفیل
چہرۂ نیک اختری پر اب وہ افشاں ہوگئیں

کلفتیں جو نام کو بھی تھیں کسی دل میں نہاں
۱۲ وہ عقیدت بن کے اب تجھ پر سے قرباں ہوگئیں
دیکھے جب جبراج کے اخلاق و فضلِ خسروی
ماں کی شفقت آگئی یاد۔ اور خلقِ قیصری

۳۴

اوج پر تھی سن ستتر میں جو نیکو اختری
ہند میں برپا ہوا ملکہ کا جشنِ قیصری
شہر دہلی جو کہ روحِ جسمِ ہندستان ہے
۴ شہر کوئی جس کی کر سکتا نہیں ہے ہمسری
جس نے پانڈوں کی حکومت کا علم سر پر لیا
تازہ ہے آنکھوں میں جس کی شوکت جودھشٹری
راجدھانی وہ پتھورا شاہ عالی شان کی
۸ تیج اور عظمت میں کم تھا جس سے شاہِ خاوری
ماہتابی جشن ہے شاہِ جہاں کا جس کو یاد
جشنِ جمشیدی کی جس نے محو کی یاد آوری

گونجتی بزمِ محمد شہ کی ہو حق ہے جہاں
۱۲ ہے مرہٹوں کی جسے یاد اب تلک وہ داوری
قیصری دربار واں ایسا ہوا ہے پُر جلال
جس کی عظمت کی نہیں تاریخ میں بیں مثال

۳۵

سارے نوّاب اور سب مہاراجگاں ذی حشم
ہو گئے دہلی میں آ کر جمع با خیل و خدم
چندر بنسی اور سورج بنسیوں کی نسل ہے
۴ راجگانِ راجپوتانہ ۔ شہانِ ذی ہمم
آریوں کے عہدِ پیشیں کی حکومت کے نشاں
جن کی ۔ کھاتی ہے قدامت اور جہانبانی قسم
باپا راول والئ میواڑ کا وہ جانشیں
۸ تاج پوشانِ زمانہ جس کے لیتے تھے قدم
گیکواڑ اور سیندھیا اور ہلکرِ ذی احتشام
جن سے اور برٹش سے کل چلتی تھی تیغ برقدم

بیگم بھوپال۔ ہجنسِ کوئن۔ ممتازِ ہند
۱۲ رشک کھائیں داسیوں پر جس کی حورانِ ارم
وہ نظام الملک والئے دکن عالیمقام
والیانِ ہند سب ہیں منزلت ہیں جس سے کم
اور وہ سِکھوں کے راجے جن کے ہم قوموں سے کل
۱۶۔ ہو رہی تھی کمپنی کی فوج کی جنگ وجدل

۳۶

نائبِ ملکہ نے جب فرماں پڑھا دربار میں
شور تہنیت کا برپا ہوگیا دربار میں
اک نشا تھا جوشِ شادی کا کہ سب پر چھا گیا
۴ جس سے ادنےٰ اور اعلےٰ مست تھا دربار میں
محو تھے سب دیکھکر وہ تمکنت۔ شان وشکوہ
لب پہ تھا ہر ایک کے صلِّ علا! دربار میں
والیِ سلطانی کے سب چھوٹے بڑے تھے پائے بند
۸ تھا عجب جبروت و شوکت کا سما دربار میں

دیکھا آنکھوں نے نہ کانوں نے سنا ہوگا کبھی
شوکتِ شاہی تھی جو اور دبدبا دربار میں
جو وہاں تھا قیصرہ کے نام پر تھا جاں نثار
۱۲ جوش زن اک بحرِ لائلٹی کا تھا دربار میں
دونوں قوموں کا تعلق اب دوچند ان ہوگیا
قیصرِ ہندوستان-برٹن کا سلطان ہوگیا

۳۷

حملۂ گشتاسپ کا تم نے پڑھا ہوگا بیاں
اور سکندر کے بھی دھاوے کی سنی ہے داستاں
تم نے مینڈر کے حملوں کی سنی ہے سرگزشت
۴ جس کی متھرا اور کچھ تک فتح کا پہنچا کراں
ہوگی سنتھیا کی چڑھائی کی حقیقت دھیان میں
جس کا لہرایا تھا گنگا کے کناروں تک نشاں
یاد ہوں گی لوٹ اور خونریزیاں محمود کی
۸ شہرِ غزنی کو بنایا جس نے گنجِ شایگاں

تیغ غوری کی چمک بھولی نہ ہوگی چشم ہند
جس نے ہندو راج کے سر پر گرائیں بجلیاں
ہند کے ہندو مسلمانوں کے دل پر ہونگے نقش
۱۲ کشت و خوں ترکوں کے اور تیمور کی سفاکیاں
ختم جس صورت سے افغانوں کو بابر نے کیا
کیونکہ واپس لی ہمایوں نے حکومت کی عناں
ٹمٹماتی شمع کو صرصر کا جھونکا لگ گیا
۱۶ یا محمد شاہ پر نادر نے کیں فوجیں رواں
کشمکش ہندو مسلمانوں سے احمد شاہ کی
فوج درانی کی وہ تاراج اور خونریزیاں
الغرض تم غور سے دیکھو اگر تاریخ ہند
۲۰ تو بدیہی واقعہ یہ تم پہ ہو ویگا عیاں
ہندوی تھا یا مسلمانی غرض ہر عہد میں
پیشچم اُتر سے ہی آئیں۔آئیں جو یاں آفتیں

۳۸

کھٹکا اس جانب سے ملکہ کو بھی رہتا تھا مدام
تھا سدا فکرِ ثغر سرحد کا پختہ انتظام
پھیلتا آتا تھا ترکستان کی جانب سے روس
۴ جس کے سر میں فتحِ ہندستان کا تھا خبطِ خام
دیکھ کر یہ حال اہل الرائے کی تدبیر سے
رُوسی - افغانی حدوں نے پایا مستحکم قیام
جرگے سرکش اور لیٹرے تھے جو خیبر کے قریب
۸ ہو گیا اُن کی بھی سرکوبی کا عمدہ انصرام
پھر ہؤا سرکار کا رُخ شاہِ کابل کی طرف
اتحادِ باہمی کا ہو گیا خوب التزام
اندرونی ابتری اور ضعف کے اسباب کو
۱۲ دور کر کے زر سے اور اسلحہ سے دی امدادِ تام
روسی چالوں کو ملی اس طرح سے جب فاش زک
تو لیا اُس نے نہ کابل اور ہندوستان کا نام

تھا خلوص اور اتحاد اُن کے جو دل میں جاگیر
۱۶ نائب ملکہ سے پنڈی میں ملے آکر امیر

۳۹

دو برس بعد اس کے دن آیا وہ میموں اور سعید
جس کا۔ تھی آدھی صدی سے آنکھ رکھتی شوقِ دید
یعنی آئی قیصرہ کی جوبلی کی سبھ گھڑی
۴ نقدِ جاں قرباں کیا۔ یہ ہند نے سنکر نوید
شادمانی اور طرب کا ملک میں چھایا سماں
کل رعایا نے منائی فرطِ دلشادی سے عید
جا بجا برپا ہوئے جشنِ طرب بزمِ نشاط
۸ ہو گیا غم کا نشاں دل سے جہاں کے ناپدید
غنچہء دل کھل گئے بادِ طرب کے فیض سے
جوشِ بہجت سے سروں میں چھا گیا جوشِ نبید
ہند کی پایا دعاؤں نے اجابت کا شرف
۱۲ آگیا دن آج وہ۔ تھی جس کی برسوں سے امید

شادمانی اور مسرت کا وہ عالم تھا یہاں
ہے بیاں جس کا قلم کی تاب و طاقت سے بعید
اس خوشی کی یاد میں کل والیانِ ہند نے
۱۶ لشکر اک قایم کیا ملکی حفاظت کے لئے

۴۰

ڈائمنڈ جوبلی

شصت سالہ عہد جب وکٹوریا کا ہو گیا
تو نشا عیش و مسرت کا دو بالا ہو گیا
شادیانے مانڈلے سے کوئٹہ تک بج گئے
۴ ہر کسی کے لب پہ شادی کا ترانا ہو گیا
اور ہمالہ سے کماری تک منائے سب نے جشن
ہند سارا ایک شادی خانہ گویا ہو گیا
بہتری خواہانِ دولت کی ہوئی پوری اُمید
۸ خالِ روئے میمنت حرفِ تمنّا ہو گیا
حاکم و محکوم نے ملکر وہ خوشیاں کیں یہاں
محو دل سے جشنِ ہولی اور دُسہرا ہو گیا

نغمۂ شادی کی پہنچی گونج جاکر چرخ پر
۱۲ محو مسکانِ فلک کو عودِ زہرا ہو گیا
گونجتا تھا سب کے کانوں میں جو قومی اینتھم
دل سے سب بھرتے تھے ملکہ کی وفاداری کا دم

۱۴

ملکہ وکٹوریا کا سرگباش ہونا

ایک اور انیس سو سن کا تھا ماہ جنوری
جبکہ ڈوبا آفتابِ آسمانِ سروری
زبدۂ شاہانِ عالم تاجِ فرقِ خسروی
۴ گوہرِ شہوارِ درجِ دودۂ ہینووری
فتح پائی ملکِ دنیا پر جو اُس کی فوج نے
تو ملی وکٹوریا کو ملکِ دل پر وکٹری
راج وہ ملکہ مہارانی کا با برکت ہوا
۸ جس کی کر سکتی نہیں تاریخ دنیا ہمسری
زجر اور تنبیہ میں بھی اسکی۔ تھا شفقت کا رنگ
اُس میں رعبِ خسروی تھا۔ اس میں مہرِ مادری

عہد میں اُس کے ہی یہ فخر اس نے پایا تھا کہ ہے
۱۲ رات دن اس کے علم کے صدقہ شاہِ خاوری
تھے محاسن اور محامد جو جو اس کی ذات میں
اُن کی پاؤ گے نہ تم تمثیل مخلوقات میں

۴۳

ہند سارا ہاتھ سے اس غم کے نالاں ہو گیا
صدمۂ ماتم سے دل سب کا پریشاں ہو گیا
رام کی رخصت اودھ کنعان سے یوسف کا کوچ
۴ رحلتِ ملکہ سے کمتر فتنہ ساماں ہو گیا
تیرِ غم سے چھد گئے سارے ہوا خواہوں کے دل
چاک ہر ہندی کا دل مثلِ گریباں ہو گیا
ماند اس سے مطلعِ خورشیدِ محشر کا تھا سوز
۸ دردِ دل کا آئینہ چاک گریباں ہو گیا
قیصرہ کیا مر گئی - دل جاں نثاروں کا مرا
مُردہ دل اس غم سے یاں ہر ایک انساں ہو گیا

رحمتِ باری کا ہر زحمت میں ہے لیکن شمول

۱۲ اس مصیبت میں بھی ہم پر لطفِ یزداں ہوگیا

جاں گُسِل تھا گرچہ رنجِ رحلتِ وکٹوریا

ہوگیا نعم البدل ہم کو قدم اڈورڈ کا

۴۳

(شاہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی)

زیبِ سر تونے کیا تھا جب کہ تاجِ سلطنت

ہند میں دربار وہ برپا ہوا پر تمکنت

قیصری دربار جس کو دیکھکر یاد آ گیا

۴ اِس کی زینت اُس سے بڑھکر اور رونق تھی بہت

جمع آکر پھر ہوئے دہلی میں با صد عزّ وشاں

کشورِ ہندوستان کے والیانِ مملکت

بادشہ نے بھیجا اپنے بھائی کو اپنی جگہ

۸ ہندیوں کے حال پر قیصر نے کی یہ مکرمت

اس سے دل ہاتھوں بڑھے باشندگان ہند کے

ہوگئے ہندوستانی سلطنتِ شاہی کے بھگت

تھے جو ملکہ پر فدا وہ دل ہوئے تجھ پر نثار
۱۲ جوش شادی میں مگن تھی ہند کی کل سلطنت
تجھکو بیٹھا دیکھ کر تختِ شہی پر تاجدار
دل کئے ہندو مسلمانوں نے تجھ پر سے نثار

۴۴

قیصری عہد کے نفاذ پر

دورِ اکبر اور تھا - قیصر کا دوراں اور ہے
ضابطہ کچھ اور ہے اور شخصی فرماں اور ہے
ہے فقط اک ذات سے وابستہ شخصی سلطنت
۴ کانسٹی ٹیوشن کی پابندی کا ساماں اور ہے
پہلے شاہی حکم تھا حکمِ خدا کا ہمردیف
ملک میں اب حکمِ شاہنشہ کی بُرہاں اور ہے
ملک کے قانون اور سرکار کے آئین پر
۸ نکتہ چینی کا ہے اب طرز اور عنواں اور ہے
حکمِ حاکم اب نہیں مرگِ مفاجات اس جگہ
اب یہاں تنقیدِ جمہوری کا امکاں اور ہے

اب فرائض کو وجوبِ بادشاہی پر ہے فوق
۱۲ اور اصولِ سلطنت ہیں۔ شانِ سلطان اور ہے
ہے رعایا صدقِ دل سے بادشا کی جاں نثار
جانتا ہے شاہ اس کا آپ کو خدمتگزار

۴۶

آجکل گلزار میں ہے کیا بہار آئی ہوئی
ہر روش بادِ صبا پھرتی ہے اترائی ہوئی
خطرہ گلچیں کا مٹا۔ خوفِ خزاں جاتا رہا
۴ نغمۂ بلبل پہ ہے امن کی دُھن چھائی ہوئی
لالہ بیداغ اور گل بیخار ہے گلزار میں
اب کے قدرت کی انوکھی گلشن آرائی ہوئی
پھوٹ نکلا گل کا جوبن عشقِ بلبل کی طرح
۸ ہر کلی جامہ کے باہر ہے نکل آئی ہوئی
طُور اور کیلاس کی مانند نور افزا ہے آج
ہر گھٹا جو ہے فضائے باغ پر چھائی ہوئی

گل تو گل - سبزے کی رنگت دیکھ کھل جاتا ہے دل
۱۲ اب زمینِ باغ رشکِ چرخِ مینائی ہوئی
شاہدِ گل نے خلوصِ عشقِ بلبل دیکھ کر
ہے وفا کی منہ سے غنچے کے قسم کھائی ہوئی
دیکھ یہ چھب باغ کی دل باغباں پر ہے نثار
۱۶ دیدِ گل اہلِ نظر کو چشمِ بینائی ہوئی
باغ ہے یہ ہند اور قیصر ہے اس کا باغباں
اس کے لطف و فیض سے یہ اس میں چھایا ہے سماں

۲۵

امن و آسایش کا جو قانون ہے یاں ملک گیر
بحرِ اعظم میں نہ اُس کا پاؤ گے عشرِ عشیر
ضابطہ ہے ایک ہی شُدر و برہمن کے لئے
۴ ایک ہی قانون کے پابند ہیں میر و فقیر
حاکم و محکوم ہیں جکڑے ہوئے آئین کے
کوئی ممکن ہے کہ اپنی ذات سے ہو سخت گیر

کوئی عیسائی - مسلماں ہو - کہ ہندو ہو کوئی
۸ ذات - مذہب سے نہیں روئے حکومت عکس گیر

کوئی بتلائے کبھی ایسا ہؤا ہے ہند میں
ہے رعایا جس طرح حکام پر اب حرف گیر

اب جس آزادی سے دینِ شاہ پر ہوتی ہے بحث
۱۲ اُس کی پاؤگے نہ تاریخِ گزشتہ میں نظیر

گُن ترے اے عہدِ قیصر ہم گنا سکتے نہیں
عُہدۂ احساں سے تیرے باہر آ سکتے نہیں

۴۷

یورپ سے کسبِ علم

ہند کا صدیوں سے تھا جو قرضۂ علم و ہُنر
سود کے ساتھ اب رہا ہے سر سے یورپ کے اُتر

ہند میں پایا رواج اب مغربی تعلیم نے
۴ جا بجا کالج بنے اور مدرسے ہیں گھر بہ گھر

پہلے کرتا تھا جو یورپ ہند سے کسبِ کمال
ہندی اب آتے ہیں بن بن کر وہاں سے رینگلر

تھا جو یورپ پہلے شُشرت اور چرک کا معتقد

۸ اب وہاں سے بن کے ہم آتے ہیں سرجن ڈاکٹر

اُن میں کالیداسئے۔ اور شیکسپیری ہم میں ہیں

اس قدر انگریز و ہندی ہوگئے شیر و شکر

علم کا بھی ہے تجارت کی طرح سے لین دین

۱۲ کسب سے اک قوم کے ہے قوم دیگر بہرہ ور

اپنے گھر کی ہمکو جو بھولی ہوئی تھیں نعمتیں

نُورِ مہرِ مغربی نے وہ سُجھا دیں اب ہمیں

۴۸

وصف ہم برٹش حکومت کی گنا سکتے نہیں

بارِ احساں سے سرِ منت اٹھا سکتے نہیں

کھول دیں آنکھیں ہماری نُورِ علم غرب نے

۴ ہم اس انگریزوں کے احساں کو بھلا سکتے نہیں

زندگی جس ماں نے دی۔گھر کی بھی وہ دیگی کبھی

دشمنی تنبیہ مادر کو بتا سکتے نہیں

صورتیں ہیں خاص و مستثنیٰ کچھ ایسی ہند کی
۸ تیز رفتاری سے ہم کچھ نفع پا سکتے نہیں
وِرد انگریزی حکومت کے ہے نقصوں کا جنہیں
وصف برٹش راج میں-جو کوئی پا سکتے نہیں
وہ کریں اس کو مقابل ایشیائی راج کے
۱۲ میں بھی دیکھوں پھر اسے بہتر بنا سکتے نہیں
دوستو زیبا نہ اس محسن کی ہیں بدگوئیاں
جس سے سیکھیں تم نے یہ آزادیاں-خوشخوئیاں

۴۹

ملک کی حالت جب انگریز آئے

ملک کی حالت تھی پہلے ایسی ابتر اور زبوں
آئے دن تھی خانہ جنگی- لوٹ مار اور کشت و خوں
بن گیا تھا گھر کی جا یہ ہند اک جائے شکار
۴ سر میں یہ بغض الوطن کا چھا گیا تھا یاں جنوں
مرہٹوں سے راجپوت اور تنگ افغاں سے مغل
پاسِ مذہب تھا یہاں یہ- اور ایسا خوشِ خوں

تان اونچی اب جو لیتے ہیں وطن اور قوم کی

۸ ظلمِ حاکم کے دکھاتے ہیں جو ہاتھ اب لالہ گوں

جن کا دیں ہر فعل پر حکام کے ہے اعتراض

نکتہ چینی - حرفگیری کا ہے جن کے سر جنوں

خوف ہے - شاید پسند آئے نہ اُن کو یہ سخن

۱۲ چاہتا ہے دل - سوال اُن سے - مگر - میں یہ کروں

کس نے یہ حُبِّ وطن کا تمکو سکھلایا سبق؟

اتفاقِ قوم کا کس نے یہ پھونکا ہے فسوں؟

گر توجّہ اس طرف ہوتی نہ انگلستان کی

۱۶ آج - سوچو تم - کہ کیا گت ہوتی ہندوستان کی

۵۰

کون کہتا ہے کہ ہے یہ عہد نقصوں سے بری

اور نہیں ہے نام کو نقص - اور قصور اِنمیں ذری

سچ ہے نسیاں اور خطا سے ہے مرکّب آدمی

۴ ہے حکومت بس کہ نازک کام - مشکل افسری

نقص حاکم کا جتانا فرض ہے محکوم کا
پر نہ یوں جس سے کہ ٹپکے سرکشی اور خودسری
ہموطن میرے ذرا یہ بھی سوچیں بیٹھ کر
٨ ہم میں خود کیا کیا خرابی - اور بھری ہے - ابتری
مذہبی حالت ہماری اور سوشل کیفیت
کس قدر نقص اور معایب سے سراسر ہے بھری
برہمن نے شودر کو - خاوند نے خاتوں کو
١٢ دے رکھا ہے کون سے درجے میں حقِ ہمسری؟
اپنی اپنی ذیل میں ہندو مسلماں کا سلوک
اور باہم دونوں کے - پھر - الفت ہے کیا دلمیں بھری
اک اسامی پر تو تم اس طرح لڑتے ہو باہم
١٦ جیسے ہو دو بلیوں کے بیچ اک چوہیا مری
اپنا پیشہ کوئی لکھ پڑھ کر نہیں کرتا یہاں
ہر پڑھے لکھے کا ہے مدِّ نظر بس نوکری
رات دن تخریب قومی کی لگن ہے آپ کو
٢٠ اس پہ دعوےٰ ترقی وطن ہے آپ کو

۵۱

وردِ جاپانی ترقّی کا ہے ہم کو آج کل
ہے فسونِ اَوجِ امریکہ کا ہم سب پر عمل
یورپی قوموں کی آزادی کی سب کو ریس ہے
۴ سر پہ حاوی ایجی ٹیشن - اور ہے پولیٹکل
اقتصادی - مذہبی - سوشل ترقی کے جو ہیں
مسئلے نازک - نہیں ابتک کئے ہم نے وہ حل
کوئی بھی ایسا نہیں نکلا مٹاتا جو اُنہیں
۸ امتیاز اور فرق ہیں جو اپنے ہاں بین الملل
ہے جو قوموں کی ترقّی اور بہبودی کا راز
ذہن نے اپنے نہیں اب تک کیا ہے اُسکو حل
جتنی تحریکیں ہیں - اکثر کی سیاسی ہے بنا
۱۲ اور نہیں ان کے لئے تیار ہم سب بالعمل
ہے جبھی تو یاس سے ہمدوش ہر کوشش یہاں
ہے یہی تو اپنے ہر اک کام کے اندر خلل

ملک میں اک بد دلی۔ حُکّام میں اک بد ظنی
۱۶ قومی اکثر کوششوں کا ہاتھ یہ آیا ہے پھل
اس سے ہوتے ہیں نتائج جو کہ پیدا ہر کہیں
اُن کی تفصیل اور وضاحت کی یہاں حاجت نہیں

۵۲

جب کہ بل عمر رضامندی کا تھا کونسل میں پیش
جس کا مولد اک محبّ ہند کا تھا قلبِ ریش
جس کی غایت اور غرض بہبودِ اہلِ ہند تھی
۴ جس کا مقصد کچھ نہ تھا بہبودئے نسواں سے بیش
دل میں آیا حاکموں کے جوشِ ہمدردیٔ خلق
دیکھ کر وہ عورتوں کی حالتِ زار اور کلیش
چاہیئے تھا خیر مقدم اس کا کرتے اہلِ ہند
۸ تھا یہ لازم جانتا اس کو غنیمت اپنا دیش
ایجی ٹیشن کا وہ طوفان لیکن اس بل پر ہوا
جس کے غل سے جاگ اٹھے ہونگے سمادھی سے مہیش

سوشل اور مذہبی اصلاح

ہے تعجب وہ بھی تھے حضرات اِس بِل کے خلاف
۱۲ پکش ہے سوشل رفاہ - آزادئِ زن جنکا کیش
یہ کہا تھا ملک نے یہ مسئلہ ہے مذہبی
کونسلِ آئین میں اس پر نہو قانون پیش
جبکہ ہے ہر بات مذہب پر تمہاری مستقر
۱۶ تو سدھارو اپنے مذہب کو ہی سب سے پیشتر

۵۳

سوچنا اور غور کرنا ہم کو لازم ہے ضرور
دیکھنا ہے ہم میں کیا کیا نقص ہیں - کیا کیا قصور؟
ہیں اصولی عیب اپنی زندگی میں کون سے؟
۴ اور سوشل ساخت میں کیا کیا ہیں بنیادی فتور؟
منحصر کتنی سیاسی حق پہ ہے اپنی رفاہ؟
کس قدر اصلاح پر اندر کی دولت کا وفور؟
کون سے ہیں کام پہلے خود جو کرنے چاہئیں
۸ پھر ہمیں کیا مانگنا سرکار سے ہے بالضرور؟

ہے اصلاحِ ہند کی تجویز ہماری

ہم یہ سمجھے بن گئے انگریز و امریکن معاً
ہم کو انگریزی زباں میں ہو گیا جب کچھ شعور
ہر قدم پر ہے اسی باعث سے باہم اختلاف
۱۲ الغرض ہیں دُور اندیشی سے اپنے کام دُور
جو کہ صدیوں کی ہے انگریزوں کی کوشش کا ثمر
چاہتے ہیں آج ہی ہو جائے حاصل سر بسر

۵۴

مذہبی حالت نہ جب تک اپنی جائیگی سُدھر
اور چراغ دین حق سے سب نہ نُورانی ہوں گھر
جب تک اصلاح اُن مراسم اور رواجوں کی نہ ہو
۴ فوق جن کو دے رکھا ہے ہم نے دھرم اور دین پر
نقص سوشل زندگی سے اپنی ہوں جب تک نہ رفع
جن نقایص نے کہ قومیت کا توڑا ہے ڈھچر
مٹ نجائے جب تلک تفریق ذاتوں کی یہاں
۸ کر رکھا ہے قوم کو فرقوں میں جس نے منتشر

جب تلک اخلاق شخصی اور سوشل ہوں نہ ٹھیک
ہو زمانے میں چلن اپنا نہ جب تک معتبر
جب تلک ہونگے نہ ہم وہم و تعصب سے بری
۱۲ علم سے ہوگی نہ روشن جب تلک اپنی نظر
غیر ملکوں سے درآمد کے نہ ہم محتاج ہوں
جب تلک دیسی صناعت بڑھ نہ جائیں اسقدر
یہ غلامی اور جہلِ زن نہ جب تک دور ہو
۱۶ جس نے ہیں مجبس بنا رکھے یہ سارے اپنے گھر
جب تلک ہند و مسلماں کے خیال و فعل میں
ہو نہ ہم آہنگئے کامل کی صورت جلوہ گر
کیسے وہ شان اے عزیزو ہند کو ہاتھ آئیگی
۲۰ جو کہ ہے اقوامِ شایستہ کی شرط زندگی

۵۵

دل اُجالو دانشِ پختہ کی تم تنویر سے
کام لو عقلِ سلیم اور حکمت و تدبیر سے

آپ ہیں انساں۔تو انساں آپ کے حکام بھی
۴ دل کرو اُن کا نہ میلا کلمۂ دلگیر سے
نہ کرو دفتر شکایت ۔ دعوئے بیسود کا
فائدہ زور زبان و تیزئے تقریر سے
ہم نے مانا ۔ ماں بھی بن مانگے نہیں دیتی ہے دودھ
۸ پر ہے جنت ماں کے قدموں میں۔سنا ہے پیر سے؟
ہے تواضع سے سعادت ۔ اور سعادت سے فروغ
خاکساری کچھ نہیں کم نسخۂ اکسیر سے
ہے کماں ہمدوشِ دل ۔ تو تیر غلطاں خاک پر
۱۲ لو تواضع کا سبق یہ تم کمان و تیر سے
گھر کے کام اپنے سدھارو ۔ خوش رکھو حکام کو
پھر بھی ہو نا کام ۔ تو الزام دو حکام کو

۵۶

شاہ ہیں ہم نے اگر پائی ہیں لاثانی صفات
مجمعِ اوصاف ہے ملکہ کی بے تمثیل ذات

کوئنِ اینگلینڈرا میں بھی ہیں اُتّم گن وہی
تھی کوئن وکٹوریا موصوف جن سے جگت مات ۴

لکشمی کا روپ ہے - وہ سرستی کا ہے روپ
ہیں گنوں کے اسکے قایل کیا عوام اور کیا ثقات

ہے بزرگی اور رعب و داب شہ میں باپ کا
ماں کی شفقت اور محبت کی ہیں ملکہ میں صفات ۸

زیورِ نسواں ہیں زیبِ تاج سلطانی ہیں جو
پائی جاتی ہیں وہ ذاتِ قیصرہ میں محسنات

ہے جو امپایر کا سر قیصر - تو دل ہے قیصرہ
اُس کا سر پر ہے رعایا کے - تو اسکا دل پہ ہات ۱۲

جب تلک مایا کی ہے برھمانڈ میں صنعتگری
کوکھ اور مانگ اسے مہارانی رہے تیری بھری

۵۷

اے شہِ اڈورڈ ہفتم فخرِ شاہانِ زمن
تیرے کنبے پر سدا ہو فضلِ ربِّ ذوالمنن

۱۵ ستمبر ۱۹۰۱ء کو جشن کی تقریب الہ آباد میں

بھیجکر شہزادے اور شہزادی کو تو نے یہاں
۴ شان و وقعت ہند کی عالم پہ کردی مُبرہن
ہوگئے اک بادۂ اعزاز و خرسندی سے مست
دیکھکر ان شاہی مہمانوں کو ہندی مرد و زن
اُن کی آمد کی خوشی میں ہند شادیخانہ تھا
۸ تھا ہر اک جوشِ مسرت میں شگفتہ اور مگن
ہند میں جس جا گئے دونوں ترے نورِ نظر
چشم و دل کا فرش کرتے تھے مرے اہلِ وطن
ہندیوں کی ہے دعا - دونوں رہیں یہ شادکام!
۱۲ اور پھلا پھولا رہے ان کی مرادوں کا چمن!
اک گلا پر ہند کی جانب سے ہے شاہا مِرا
لے گیا ہے دل چرا کر ہند کا بیٹا تیرا

۵۸

سب کو لطف و خلق سے مرہُون منّت کردیا
دل ہر اہلِ ہند کا جوشِ طرب سے بھر دیا

دلنواز اس کی سپیچیں ہم نہ بھولینگے کبھی
۴ جذب نے جنکے مگن ہندوستان کو کر دیا
اُس کے اک اک لفظ میں تھی دانش وبینش بھری
یاں سے جاکر جلسۂ لندن میں جو کچھ دیا-
کردیا محوِ عنایت - رہنِ منّت ہند کو
۸ پھونک اُس نے جانفزا ہونٹوں سے وہ منتر دیا
اس سے بڑھکر خوش نصیبی کیا ہے اہلِ ہند کی
شاہ کو خالق نے ایسا پور نیگ اختر دیا
رات دن یہ ہی نکلتی ہے تہ دل سے دعا
۱۲ قیصرا روشن رہے دایم یہ تیرے گھر دیا
تجھ پہ - ملکہ پر تری ہو رحمتِ باری سدا
اور پھلی پھولی رہے یہ تیری پھلواری سدا

۵۹

شاہزادے سے نہیں اوصاف شہزادی کے کم
مہر چرخ مکرمت کا وہ - تو یہ ماہِ اُمم

شہزادی ویلس

یاد کرکے ہم کو درباروں میں بخشا اُس نے فخر
۴ گھر ہمارے اس کے چرنوں سے ہوئے رشکِ ارم
ہوگئے درشن سے شہزادی کے گھر والے نہال
وہ یہ سمجھے گھر ہیں آئے لکشمی جی کے قدم
حسنِ خلق اور دلنوازی وہ کہ دیکھی ہی نہیں
۸ سچ کہا ہے جھکتے ہیں اہل سخا وقتِ کرم
عورتوں کو ہند کی بخشا وہ شہزادی نے فخر
کیا عجب کر رشک کھائیں اُن پہ حورانِ ارم
شکل تھی دیوی کی تو اوصاف بھی دیوی کے تھے
۱۲ دیکھ تجھکو پاگئے درشن مہارانی کے ہم
سوزِ دل سے آرتی تیری اُتاری ہند نے
کی نچھاور روح - اور جاں تجھ پہ واری ہند نے

۶۰

رحمتِ حق کی زباں پر جب تلک ہے گفتگو
اور دل افزائی کی جاں ہے کلمۂ "لا تقنطو"

عنصری قالب رہے جب تک کہ مسکن روح کا
۴ جب تلک تن میں رہے جاں اور رگِ جاں میں لہو
ماسوائے روح پر جب تک شرف ہے روح کو
سدِ راہِ وصل ہے جب تک خیالِ ما وُ تو
رہنمائے منزلِ مُکتی ہے جب تک برہمگیاں
۸ جب تک آتم بودھ کی انسان کو ہے جستجو
ہے زباں ذکرِ خدا میں جب تلک عذب البیاں
شعر ہے زیبِ سخن جب تک اور اسمیں ہے غُلو
جب تلک بطنِ صدف میں ہے گہر۔ گوہر میں آب
۱۲ ہے چمن میں جب تلک گُل۔ اور گُل میں رنگ و بُو
گُل پہ بلبل۔ شمع پر پروانہ ہے جب تک نثار
عشق جب تک سرو کا قمری کے ہے طوقِ گلو
درد جب تک دل میں ہے۔ اور درد میں تاثیر ہے
۱۶ کشتِ دل میں عشق کی ہے جب تلک نشو و نمو
تیرا شاہانِ جہاں میں رتبہ اعلےٰ ہو سدا!
قیصر ہندوستاں کا بول بالا ہو سدا!

٦١

اے شہِ شاہانِ عالم خالقِ کون و مکاں !
ہے دعا ہر ایک ہندی کی تہِ دل سے یہاں
شرق سے جب تک نکلتا ہر سحر ہے آفتاب
۴ غرب ہے جب تک کہ آزادی کی اور حکمت کی ماں
جب تلک تارے رہیں افشاں جبیں چرخ پر
جب تلک غازہ شفق سے لے عروس آسماں
جب تلک گنگا ہے سر جیون زمینِ ہند پر
۸ برف سے جب تک ہمالہ کی ڈھکی ہیں چوٹیاں
جب تلک کعبہ مسلمانوں کا ہے جائے نیاز
ہندوؤں کا جب تلک کاشی ہے تیرتھ کا مکاں
جب تلک حُبِّ وطن کی جان ہے ایثار نفس
۱۲ جب تلک ہیں زُہد و صدق اخلاق کی روح رواں
جب تلک ہیں خالِ روئے معرفت نیاگ اور بیگ
خود فراموشی ہے جب تک عشقِ حقانی کی جاں

کرم نشکامی ہیں جب تک قاطع موت و حیات

۱۶ یوگ جب تک ارتقا کے بام کا ہے نردباں

دشمنِ شہ پائمال اور دوست ہوں فرخندہ حال

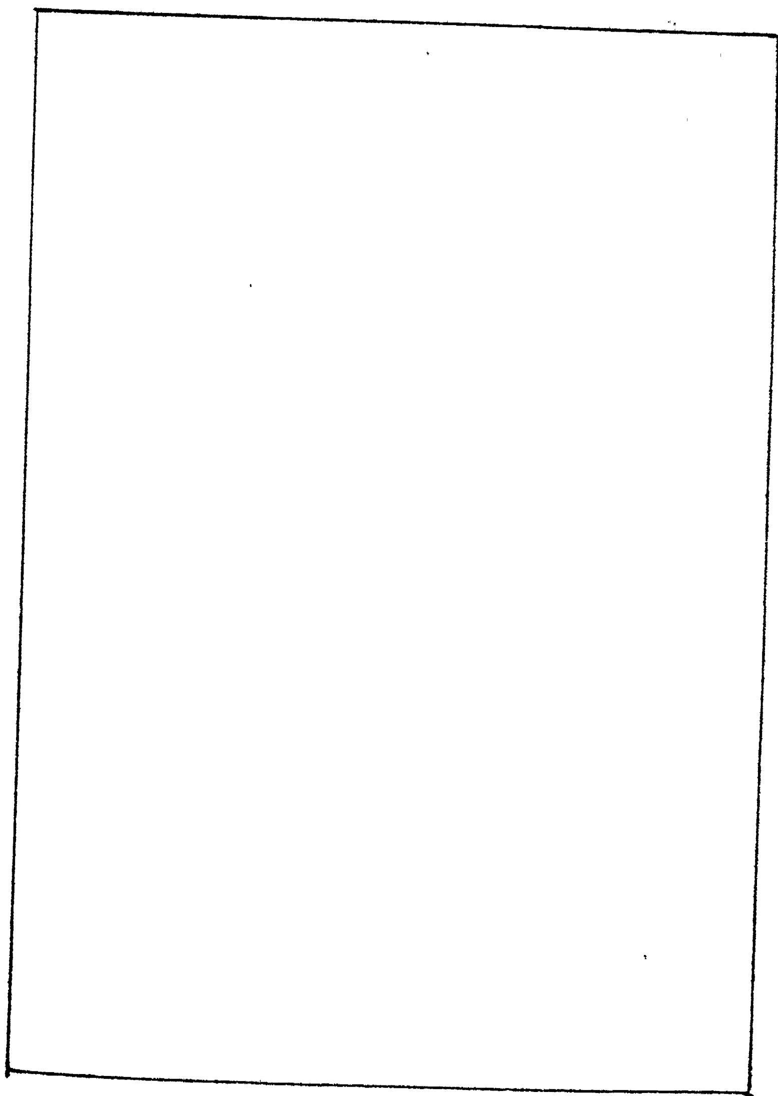
راج کا قیصر کے رخشندہ ہو مہرِ دُرفشاں

اُس کی دولت اور حشمت میں ترقی ہو مدام

۲۰ سایہ گستر وہ سدا ہم پر رہے اور مہرباں

فضلِ رب دائم رہے اُس کے علم کے ساتھ ساتھ

اور رہے سر پر ہمارے شہ کے احسانوں کا ہاتھ



نوٹ

زبان۔ محاورے اور خاص خاص تاریخی واقعات آسانی سے سمجھ میں آجانے کی غرض سے یہ نوٹ مرتب کئے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والا جو اردو کی تھوڑی سی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اس کتاب پر خاصا حاوی ہو جائے۔ بہر حال تواریخ ہند کے مشہور واقعات کی آگاہی اس کے مطالعہ سے پیشتر ضروری ہے۔ کیونکہ ایسے واقعات پر نوٹ نہیں لکھے گئے۔

متن کا ہندسہ بند کے شمار کا عدد ہے اور پیرگراف کے شروع کا ہندسہ بند کے مصرعے کو شمار کرتا ہے۔ بنظر اختصار بجائے ہر مصرعہ پر نمبر دینے کے ہر چوتھے مصرعے پر نمبر دیا گیا۔

۱

۱۔ زُبدہ۔ انتخاب۔ چُنا ہوا۔ اقطاع۔ حصے۔

۲- **فضائل** - اچھے وصف - سگُن +
۳- **تثلیثِ خفی** - تثلیث بمعنی تین صفات کا مجموعہ - خفی بمعنی اندرونی یا روحانی معنی رکھنیوالا - جسے انگریزی میں ایسوٹرک کہینگے - یہاں مُراد ہے - خلقت کے تین گنوں سے جنھیں رَج تَم اَور سَت کہتے ہیں - تِرکون بمعنی مثلث - ہندو فلسفہ میں ثابت کیا گیا ہے - کہ جب روح ان تینوں گنوں کے احاطہ سے نکل کر ارتقا کے اعلےٰ تریں درجہ پر پہنچ جاتی ہے - تب نجات حاصل کرتی ہے + چونکہ جزیرہٗ نمائے ہند کی شکل قدرت نے ایک مثلث کی سی بنائی ہے - اور ہندو روح کے ان تینوں گنوں میں سے ارتقا کی رفتار کو ایک مثلث کی شکل سے سمجھاتے ہیں - اس لیئے یہاں بطور استعارہ کے ان کا ذکر کیا گیا + ترکون - بمعنی مثلث +
۷- **مہبط** - اُترنے یا نازل ہونے کا مقام + **سُبحانی** - خدا سے منسوب - روحانی + **مدام** - ہمیشہ - سدا +
۸- تواریخ عالم کا یہ ایک مسلّمہ واقعہ ہے - کہ ساری دنیا میں علم و حکمت اور معرفت کی روشنی ہندوستان سے جاکر پھیلی +

۹۔ ہندوستان میں ہی تمام علوم کی بنیاد پڑی اور اس نے ہی ان کو کمال تک پہنچایا +

۱۰۔ علم۔ مادّی یا دنیاوی علم + حکمت۔ فلسفہ + گیان ۔ علم روحانی + گُن ۔ حُسنِ اخلاق +

۲

۳۔ **کپل** ۔ سانکھ شاستر یعنی فلسفہ ارتقائی کا بانی +

۴۔ **کنّاد** ۔ دے شے شک طریق فلسفہ کا مدوّن کرنیوالا +
یاگ ولک ۔ راجچندر جی کے خُسر راجہ جنک کے دربار کا ممتاز فلاسفر اور واضع قانون +

۵۔ **بیاس** ۔ (بیدابیاس) ۔ فلسفہ ویدانت کا بڑا بھاری مُصنّف ۔ اور تاریخ مہابھارت کا لکھنے والا + اس کے طریق فلسفہ کو اُتر میمانسا بھی کہتے ہیں + **گوتم** ۔ علم منطق کا مُدوّن کرنے والا +
پتنجل (پاتنجلی) یوگ کا پیر و مُرشد ۔ یوگ درشن کا مصنّف +
بشنشٹ ۔ بڑا عارف اور حکیم راجہ رامچندر جی کا مرشد تھا۔ جوگ بشنشٹ اس کی مشہور تصنیف ہے +

۶-شنکر (شنکر سوامی یا شنکر آچاریہ)- بیاس کے طریق کا بڑا سرگرم ترقی دینے والا- ہند سے بُدھ مت کو جلاوطن کرنے کا محرک- اور موجودہ برہمنی مذہب کا مرتب کرنیوالا+

۱۳-اکتساب -حاصل کرنا+

۱۴-مشرقین-کرۂ ارض-ساری دنیا+

۳

۱-سلف-پچھلے - جو گزر گئے+

۳-چکرورتی - عالمگیر- چاروں طرف پھیلا ہوا+

۷-جنک-متھلا دیس (دربھنگا کے قریب) کا راجہ-راچندرجی کا خسر تھا- اس راجہ میں ایک زبردست بادشاہ اور عارف کامل کی صفات موجود تھیں+

۸-نیائے-معدلت گستری+نیتی-تدبر+

۴

۴-سرشٹی- دنیا-کائناتِ عالم+نیم- اصول-قانون+

۶- کرم - فعل - عمل +

۸- **جنگِ مہابھارت** - یہ مشہور لڑائی جس کا ذکر ہمنام کتاب مہابھارت میں لکھا ہے - پانچ ہزار برس کے قریب زمانہ گزرا کروچھتر (تھانیسر کے قریب جو دہلی - انبالہ - کالکا ریلوے کا ایک سٹیشن ہے) میں واقع ہوئی - ایک طرف پانڈوں اور دوسری طرف کوروں کی فوج تھی - یہ لڑائی اٹھارہ دن تک بڑے زور شور سے رہی جس میں لاکھوں مشاہیر آریہ ورت کے کام آئے + آریہ تہذیب اور تمدّن پر اس کا وہی اثر پڑا جو مشرقی تہذیب پر بغاوت ۱۸۵۷ء کا پڑا ہے +

۹- **معاش** - مادّی دنیا یا دنیا سے متعلق + **معاد** - دین - دھرم یا روحانی عالم کے متعلق +



۳- **نکلیں وہ شاخیں** (شاخیں نکلنا) - نئی باتیں پیدا کرنا - بدعتیں کرنا +

۴- **بدعت** - دھرم میں نامناسب نئی بات رواج دینا +

۵-قدیم ہنود یعنی آریوں میں اُن کی تمام آبادی بلحاظ شغل اور پیشے کے چار قسم کی تھی- اہلِ قلم[1] - اہلِ سیف[2] - اہلِ حرفت[3] - اور اہلِ خدمت[4] ۔ انہی کو برن کہتے تھے- جو آجکل کی ذاتوں اور برادریوں سے بالکل مختلف تھے ۔

۸- تنتر- یہاں مراد ہے اُن کتابوں سے جن میں سفلی عملیات - حُب - تسخیر ارواح وغیرہ کا ذکر ہے- تنتر وامیوں اور شاکتکوں کی مقدس کتابیں ہیں ۔

۹- وامیوں (وامی) یا بام مارگی - اہل ہنود کی وہ مرتد اور مردود جماعت جس میں حظوظ نفس کو مذہب مانا ہے ۔

۱۱- گوتم بُدھ یا ساکھیہ مُنی- بُدھ مذہب کا بانی ۔ اودھ کے شمال کی طرف ہمالیہ کے دامن میں ایک سلطنت تھی اس میں وہ علاقہ شامل تھا- جو اب ریاست نیپال اور اضلاع گورکھ پور وغیرہ میں داخل ہے ۔ اس کا نام کپل دست تھا- سدھارت یعنی بدھ وہاں کے راجہ کا ولیعہد مسیح سے ساڑھے پانچ سو برس پہلے پیدا ہوًا ۔

۱۲- شنکر سوامی کے زمانہ میں بدھ مت کو ہند سے خارج

کیا گیا ⁂

۱۴- **مشرق اقصیٰ** - دور مشرق - یہ فقرہ حال میں گھڑا گیا ہے - اور انگریزی کے **فار ایسٹ** کا ترجمہ ہے - اس سے مراد ہے وہ ملک جو ہندوستان کے پورب سے لے کر جاپان تک واقع ہیں - یعنی برھما - چین - کوریا اور جاپان وغیرہ ان ملکوں میں بدھ مذہب اس وقت جاری ہے ⁂

۶

۳- **آشرم** - حکمائے ہند نے انسانی زندگی کو چار مساوی حصوں پر تقسیم کیا تھا - جسے برن آشرم کہتے ہیں - اول حصہ تجرد و تحصیل علوم دوسرا حصہ تاہل اور کسب معاش و سرمایہ - تیسرا حصہ حصول تزکیہ روحانی اور مشاہدات و تجربات کی تکمیل اور چوتھا خدمتِ ابنائے جنس کے لئے مخصوص تھا ⁂

۴- امرحق سے مراد ویدوں کی تعلیم ہے ⁂

۷- خون سفید ہونا - آپس کی محبت اور مروت کا جاتا رہنا ⁂

۸ - دل پتھر ہونا - گرمجوشی اور ہمدردی کا جاتا رہنا +

۱۱ - سریر آرا - تخت کو رونق دینے والا - قابل اور مستحق بادشاہ سے مراد ہے +

۱۳ - لیڈر - (انگریزی) سردار - مکھیا - سربرآوردہ +

۱۴ - فرعون بے ساماں (فارسی محاورہ) حضرتِ موسےٰؑ کے عہد میں فرعون نے خدائی کا دعوے کیا تھا - مگر اس کے پاس بہت کچھ دنیاوی جاہ و حشمت کا سامان تھا - یہاں ان لوگوں سے مراد ہے - جو بغیر استحقاق اور سامان کے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے +



۲ - پشچم اُتر - شمال مغربی + دیش یا دیس ملک - افغانستان وغیرہ ممالک سے مراد ہے + دَل - گروہ - آدمیوں کی بڑی جماعت جو متحرک ہو + ہندی شاعروں نے تین دَل قرار دئے ہیں - جو اُن کے صحیح مشاہدے پر دال ہیں - ایک ٹِڈّی دل - دوسرا چیونٹی دَل - اور تیسرا دل بادل +

۹- دفور- بُہتات -کثرت +

۱۴- دیہیم -تخت شاہی -سنگھاسن +

۹

۵- تراین -اس مقام کو اب تراوڑی یا تلاوڑی کہتے ہیں- یہ موضع اب کرنال کے ضلع سے متعلق ہے +

۶- تھانیسر- یعنی کرد چھیتر جہاں بھارت یا مہا بھارت کی لڑائی ہوئی تھی- تراین کے قریب واقع ہے +

۸- رن - جنگ و جدل میدان جنگ + گھمسان- چپقلش- نہایت سخت لڑائی +

۹- گھونگٹ کھانا- مُنہ چھپانا- پیچھے ہٹنا- بھاگ جانا + پرے- صفیں +

۱۱- سیناپتی- سپہ سالار +

۱۴- راجہ چوہان - پرتھی راج سے مراد ہے - جو راجپوتوں کے چوہان فرقہ میں سے تھا +

۱۰

۳ - غیُور - غیرتمند - بانکپن رکھنے والا ٭

۶ - مسخ - صورت کا بگڑ کر بدل جانا ٭

۷ - فاہیاں - مشہور چینی سیاح جو ۳۹۹ء میں ہندوستان کی سیر کو آیا تھا - اس نے اپنے سیاحت نامہ میں لکھا ہے کہ "یہاں کے کالجوں میں دنیا کے ہر ملک کے طالب علم پڑھنے کو آتے ہیں - ہسپتالوں میں غریبوں کا مفت علاج ہوتا ہے - اور خوراک ملتی ہے - شراب کی دکان کسی شہر میں نہیں ہے ٭ وغیرہ وغیرہ"

۱۱

۶ - ہِزبر - شیر ٭ مردانگی - بہادری ٭

۷ - سور بیری - شجاعت - دلاوری ٭

۱۲ - جوَہر - یہ فارسی کا جوَہر نہیں ہے - بلکہ ہندی کے جیوَہر کا بگڑا ہوا ہے - جس کے معنی ہیں ایثار نفس - یارا سنی

کے لئے جان قربان کرنا + راجپوتوں میں دستور تھا۔کہ انتہائے مصیبت کے وقت جب دشمن سر پر اور ننگ و ناموس خطرے میں ہوتا تھا۔ تو سب عورتیں زندہ جل مرتی تھیں۔ اور بقائے نسل کے لئے ایک شخص کو محفوظ رکھ کر مرد اس طرح لڑتے تھے۔کہ سب کے سب شہید ہو جاتے تھے + اسی فعل کو تاریخ میں جیوہر یا جوہر کہتے ہیں +

۱۴۔ستی۔ ست (سچ) پر جان دینے والی۔ نیکی کے لئے مر جانے والی +

۱۳

۱۰۔خمیازہ۔ مجازاً۔ عوض۔ایک فعل کا بازگشتی نتیجہ +

۱۲۔کوئے و برزن۔گلی کوچہ +

۱۳۔۱۴۔اُس اسومیدھ یگ (جگ) سے مراد ہے۔ جو مہاراجہ جدھشٹر نے جنگ مہابھارت کے بعد کیا تھا + اندر پرست۔ پرانی دہلی۔ روشن چراغ دہلی اور حال کی دہلی ـــ (شاہجہان آباد) سب آس پاس اور ایک دوسرے کے کھنڈروں

پر بسے تھے + بلکہ اس جگ کا صدر مقام حال کی دلّی میں ہی آتا ہے۔ یعنی نیلی چھتری جو جمنا کے نگمبود گھاٹ پر ابھی تک باقی ہے +

۲۔ **فرغانہ کا سردار۔ظہیرالدین بابر کی موروثی ریاست** فرغانہ تھی +

۲۔ **جس کا ورثہ۔سلطنت مغلیہ کا بڑا حصّہ اس وقت انگریزوں** کے قبضے میں ہے +

۱۴

۱-۱۴- **گرو نانک** صاحب کی جنم ساکھی یعنی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ جب بابر ہندوستاں پر چڑھ کر آیا تو گرو صاحب ایمن آباد میں تھے۔ ان کی روحانی ترقی اور کرامات کا حال بابر کو بھی معلوم ہؤا۔ خود زیارت کو گیا۔اور برکات دینی و دینوی سے مستفید ہؤا۔ گرو صاحب نے پیشینگوئی کی کہ تو شاہ ہند پر فتح یاب ہوگا۔ اور جب تک تیری نسل میں انصاف رہیگا راج رہیگا۔پھر بابر کے سوال پر گرو

صاحب نے بابر کے جانشینوں کی تعداد بھی بتلائی - بابر
بابا نانک کا بڑا معتقد تھا +

۶-سکھ اور مغل - دونوں انگریزوں سے مفتوح ہوئے +

۱۱-۱۲ - رانا سانگا کے بعد اس کا نا بالغ بیٹا میواڑ کے
تخت پر بیٹھا - انتظام ملکداری سانگا کی بیوہ رانی کرنا وتی کرتی
تھی - بابر کے ساتھ فتحپور سیکری کی لڑائی کے بعد میواڑ بہت
کمزور ہوگیا تھا - بلکہ ایک طرح سے لاوارث تھا - یہ دیکھ کر
بہادر والیئے مالوہ نے میواڑ پر حملہ کیا - اور چتوڑ کا محاصرہ کرلیا -
عرصہ تک کرنا وتی بڑی بہادری سے غنیم کا مقابلہ کرتی رہی
آخر تنگ اور ہر طرف سے مایوس ہوکر قلعہ نشین ہوگئی -
جب اس میں بھی عافیت نہ دیکھی اور محاصرین کی فتح کا اُسے
یقین ہوگیا - تو اس نے راکھی اور استمداد کی چٹھی ہمایوں
کے پاس بھیجی جو اس وقت بنگالہ میں پٹھانوں کو زیر کر رہا
تھا - راکھی کے معنی اور چٹھی کا مطلب سمجھ کر ہمایوں یلغار
کرتا ہوا چتوڑ پہنچا - مگر اُس وقت چتوڑ کا دوسرا جوہر
ہوچکا تھا - (پہلا جوہر علاء الدین خلجی کی بدولت ہوا تھا)۔

اس لئے ہمایوں اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ کہ اپنی دھرم
کی بہن کی راکھی کو آنکھوں سے لگا کر غاصبوں کو نکال باہر
کرے اور سانگا کے وارثوں کو میواڑ کے تخت پر قائم کرے۔
اس نے اپنی کچھ فوج بھی رانا کی اعانت کے لئے چھوڑی +
راجپوتوں میں رسم ہے۔ کہ جب ایک خاتون اڑے وقت پر
ایک مرد کو راکھی بھیجے تو وہ دونوں دھرم کے بہن بھائی
بن جاتے ہیں۔ اس پاک رشتے کے قائم ہونے میں قوم اور
مذہب مانع نہیں ہوتے۔ یہ دھرم کا رشتہ ایسے ہی
پیدائشی رشتے سے کم وقعت اور تقدس کی نگاہ سے نہیں
دیکھا جاتا۔ نہ ایسی درخواست کبھی رد ہوئی ہے۔ ہمایوں
کی یہ جوانمردی اور عالی حوصلگی اس کے باپ اور رانی کے
شوہر کی اتنی سخت جنگ کے عین بعد ہی ایک ایسا سنہری
واقعہ ہے۔ جو ہند کی تواریخ عہد اسلام کی ہمیشہ زیب و زینت
رہیگا۔ سلونوں کا تہوار اس راکھی کی متبرک رسم کا محض ایک
رواجی بقیہ ہے +

۱۳-۱۴۔ خود مختار پٹھانوں اور بیوفا بھائیوں کے ہاتھ

سے جو مصیبتیں ہمایوں - اس کی بیگم اور اُن مٹھی بھر باوفا جاں نثاروں کو جھیلنی پڑیں - جو اس کڑی آزمایش کے وقت بادشاہ کے ساتھ رہ گئے تھے - ایسی درد ناک ہیں - کہ سُننے والوں کے رونگھٹے کھڑے ہوتے ہیں - ہندو والیانِ ملک کا سلوک اس پریشان قافلہ کے ساتھ بالعموم شفقت اور شرافت کا رہا ہے - حتّٰی کہ خود اکبر کی پیدائش ایک ہندو راجہ (والئے امرکوٹ) کے محل میں ہوئی - جہاں ہمایوں پناہ گیر تھا - تواریخ میں درج ہے - کہ دشمنوں کے تعاقب کے خوف سے ہمایوں مجبور ہوا کہ زچّہ اور بچّہ کو راجہ کی مہمانی میں چھوڑ کر آپ آگے کو بھاگ جائے +

۱۵

۴۳ - تدوین - ترتیب - آراستگی + اسلامی تہذیب ایران کی قدیم تہذیب اور بغداد کے خلفائے عباسیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے +

۱۶

۴-سحبانِ وائل-عرب کا سب سے زیادہ فصیح شاعر مانا جاتا ہے +

۹-شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی کی تصانیف حدیث - تفسیر اور فقہ پر تمام اسلامی دنیا میں سند مانی جاتی ہیں +

۱۳-سلطان جی-شیخ نظام الدین اولیا محبوب سبحانی-جن کا مزار دہلی کے قریب ہے +

۱۴-شمس تبریزی - ان کا مزار ملتان میں ہے +

۱۵-مُجدّد الف ثانی -ان کا مزار سرہند میں ہے +

معین الدین - معین الدین چشتی کا مزار اجمیر میں ہے +

کلمہ گو - مدح گو - تعریف کرنے والے +

۱۷

۳-۴-اکبر کے ہندو جنرلوں راجہ مان اور راجہ ٹوڈرمل وغیرہ نے کئی دفعہ شمال مغربی سرحد اور افغانستان کو جو

ہمیشہ سے ایسے ہی سرکش تھے مطیع کیا +

۱۱- دہ شہِ سیسودیہ- میواڑ کے رانا سیسودیہ راجپوت ہیں - ان کا مورثِ اعلےٰ باپا تھا- جسے بپّا راول بھی کہتے ہیں- باپا کا سپوت - باپا کا قابل اور مستحق خلف - رانا پرتاب سے مراد ہے + جس میں باپا کے بہت سے اوصاف موجود تھے +

۱۸

۹- پالسی- حکمت عملی - پولٹیکل دور اندیشی +
گمبھیر- دقیق - گہری +

۱۹

۲- متقدمین نے تمام دنیا کو سات براعظم یا ولایتوں پر تقسیم کیا ہے + ہفت کشور کا خراج سے مراد ہے رقم کثیر- روپیہ کی بہت بڑی تعداد +

۲۰

۳-۴- دہلی کا بادشاہ جلال الدین خلجی علاء الدین کا چچا اور سسرا تھا۔ اس نے علاء الدین کو اپنا ولی عہد بھی قرار دیدیا تھا۔ مگر علاء الدین نے بادشاہ کو جو اس کی جائے عزت اور محسن تھا قتل کروا کر سلطنت پر خود قبضہ کر لیا۔ مسلمان مورخوں مثل فرشتہ وغیرہ نے علاء الدین کی اس حرکت پر بڑی لعن طعن کی ہے۔ اسی طرح اورنگ زیب کے نام پر باپ (شاہجہاں) کی قید اور بھائیوں کے خون کا دھبا ہے۔

۷- شقاوت - کٹھورپن - سنگدلی۔

۲۲

۵- یہ خط جیسا کہ اصل نظم میں مذکور ہے۔ حقیقت میں میواڑ کے رانا راج سنگھ نے روپنا گڈھ کے اشارے سے اورنگ زیب کو لکھا تھا۔ نہ کہ مہاراجہ ماروا ڑ نے ۔

جیسا کہ بعض انگریزی مورخوں نے غلطی سے لکھا ہے +

۴۳

۱۱- عالمگیر کی ایک چال یہ بھی تھی- کہ جب کسی شخص کے خلاف کوئی وجہ تعرض کی ہاتھ نہ لگتی تھی- تو وہ مولویوں سے اس کے خلاف شرعی فتوے لے کر اس کا قلع و قمع کرتا تھا- اس کے عہد کے فتوے ایک کتاب مسمے فتاواے عالمگیری میں ایک جگہ جمع ہیں +

۱۴- گرداب- بھنور +

۴۴

۱- ویراگ- ترک دنیا- ترک لذات و جذبات + بھگتی- عشق الہیٰ +

۴- سولجر- (انگریزی)- سپاہی- سپاہی پیشہ- بہادر +

۶- سنتوکھ یا سنتوش- قناعت- توکل بہ خدا +

۷- بابا جسّا سنگھ نے جن کی نسل سے آنریبل کنور

پرتاب سنگھ صاحب بہادر اور خاندان ریاست کپور تھلہ کے دوسرے ممبر ہیں۔ احمد شاہ کے حملے کے زمانے میں سکھوں کی ایک خاص فوج آراستہ کی جسے دل خالصہ کہتے ہیں +

۱۱۔ آلا۔ بابا آلا سنگھ۔جن کی نسل سے والیان ریاست پٹیالہ ہیں +

۱۳۔ بابا نانک۔کی تعلیم میں اگرچہ جنگجوئی اور مادّی۔جد وجہد کی تاکید نہیں ہے۔ لیکن دنیاوی فرائض کی ادائگی کی سخت تاکید ہے۔ اس تاکید کو دسویں گرو گوبند سنگھ جی نے پھر تازہ کیا۔ اور دنیاوی فرائض کی طرف دینی فرائض کے پہلو بہ پہلو پھر توجہ دلا کر سکھوں کو سنگھ کا نام دیا+ سنگھ سنسکرت میں شیر کو کہتے ہیں +

۲۵

۳۔عساکر۔ فوجیں۔ لشکر+

۲۶

۱۰- رنگِ مجازی - شہواتِ نفسانی - ادنےٰ خواہشیں +

۱۶- نادر شاہ - ایران کا بادشاہ اصل میں ایک چرواہا تھا- ۱۷۳۹ء میں اس نے ہندوستان پر حملہ کیا - اور دلّی تک مارتا چلا گیا- اُس وقت دہلی میں محمدؐ شاہ بادشاہ تھا- شہر کے قتل اور لُوٹ کے سوا نادر قلعہ اور محلوں میں جھاڑو دیکر لے گیا- حتےٰ کہ شاہجہاں کا بنایا ہؤا تختِ طاؤس بھی اُٹھا لے گیا +

۲۷

اس بند میں اس افراتفری اور حکومت گردیوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے- جو انگریزوں کے تسلط سے پہلے یہاں پھیلی ہوئی تھی - یہ واقعات تاریخ ہند میں اپنی اپنی جگہ تفصیل سے درج ہیں +

۱۳- رستاخیز- قیامت - پڑے- کھلبلی - ہل چل +

۲۸

۱- دیکھو نوٹ - ۱-۴ بند ۱۴ +

۲- بھوشیت پران - کلکی پران - میں انگریزوں کی ہند پر راج کرنے کی مفصل پیشینگوئی کی ہوئی ہے - سریمد بھاگوت کے بارھویں اسکند کے پہلے ادھیاء کے اخیر میں بھی یہ ذکر آیا ہے +

۳۱

۵- کرم گستر - دیاوان +

۳۲

۶- مہیں - سب سے بڑا + پور - بیٹا + خلافت - راج + سب سے بڑا راج کنور +

۱۲- گلبن - پھول والا درخت +

۱۳- بہاراں - بہار +

۳۴

۸- زیب طاق نسیاں ہونا- بھولنا- یاد سے جاتا رہنا*

۱۳- جُبراج (یوراج) - مسلمہ ولی عہد*

۳۶

۲- صلِّ علا- نہایت تعریف اور پسندیدگی کا کلمہ -
واہ وا*

۱۲- لائلٹی (انگریزی) - وفاداری*

۱۴- برٹن- برطانیہ*

۳۷

۱- ایران کا بادشاہ دارا گشتاسپ پہلا شخص تھا - جس نے مغرب کی طرف سے پنجاب پر حملہ کیا- یہ واقعہ گوتم بُدھ کے زمانے میں ہؤا - اس کی فوجیں سندھ کے مغربی اضلاع تک گئی تھیں*

۴۔ مینینڈر۔ باختر کی سلطنت (خراسان وغیرہ) کا بادشاہ تھا۔ مسیح سے قریب دو سو برس پہلے ہند پر حملہ کیا +

۵۔ سنتھیا کی وحشی قومیں بحیرۂ اسود۔ کوہ قاف اور بحیرۂ کیسپین کے اُتر میں رہتی تھیں۔ اب یہ ملک روس کی سلطنت میں شامل ہے۔ مسیح کی پیدائش سے سو برس پہلے ان کے حملے ہند پر شروع ہو گئے تھے۔ مسیح کی پیدائش کے چند سال بعد کشمیر کے قریب ان کی بڑی سلطنت قائم ہو گئی تھی۔ جہاں کے بادشاہ کنشکا نے بدھ مت کی چوتھی کونسل منعقد کرائی تھی +

۳۸

۶۔ سروسٹ رجوے کی سرحدی کمیشن نے ۱۸۸۴ء میں روسی افسروں سے ملکر افغانستان اور رُوس کی سرحد کا تصفیہ کردیا۔ اور مستقل نشان لگا دئے گئے +

۷-۸۔ ۱۸۹۳ء میں ڈیورینڈ کمشن نے افغانستان سے ملکر خیبر اور تیراہ وغیرہ مقاموں کے جرگوں کی پولٹیکل

ماتحتی کا فیصلہ کیا +

۱۵-۱۶-امیر عبدالرحمٰن خاں نے لارڈ ڈفرن سے ۱۸۸۵ء میں راولپنڈی کے مقام آکر ملاقات کی +

۳۹

۱- ۱۸۸۷ء میں ملکۂ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند کی تخت نشینی کی پچاسویں سالگرہ کی تقریب میں گولڈن (سنہری) جوبلی کا جشن منایا گیا +

۳- سبھ گھڑی - ساعت سعید - مبارک وقت +

۱۵-۱۶- ہندوستان کی ریاستوں نے اس مبارک موقعہ کی یادگار میں امپیریل سروس افواج کا سلسلہ قائم کیا - جو برٹش گورنمنٹ کی جنگی ضروریات میں اسی طرح کام دیتا ہے - جس طرح گورنمنٹ کی اور فوجیں +

۴۰

۱- شصت - ساٹھ +

۲ - دوبالا - دو چند - دُونا +

۱۳-قومی (نیشنل) اینتھم-انگلستان کا قومی گیت - جو شاہی درباروں اور ریاستی موقعوں پر فوجی بینڈ سے بجایا جاتا ہے +

۴۱

۴ -ہینوور ی- منسوب بہ ہینوور- ملکہ وکٹوریہ انگلستان کے بادشاہ جارج سوم کے چوتھے بیٹے ڈیوک آف کنٹ کی بیٹی تھی - یہ ڈیوک ہینوور واقع جرمنی کا بادشاہ ماتحت انگلستان کے تھا- لیکن ملکہ وکٹوریہ ہینور کی سلطانہ نہیں بن سکتی تھی اس لئے کہ وہاں عورتیں وراثت سے محروم تھیں- انگلستان میں ایسی قید نہ تھی - اور ملکہ وکٹوریہ تخت انگلستان کی قریب ترین وارث تھی - اس لئے باوجود ہینوور کی شہزادی ہونے کے ولیم چہارم کے بعد انگلستان میں تخت نشین ہوئی تھی +

۶-وکٹری (انگریزی) فتح - اگرچہ یہ لفظ اردو میں عام

نہیں ہے۔ مگر یہاں وکٹوریہ کے نام کی رعایت سے استعمال کیا گیا +

۱۲۔ ملکہ مرحومہ کے عہد میں مقبوضات برطانیہ کو اس قدر وسعت حاصل ہوئی۔ کہ دنیا کے ہر حصے میں کوئی نہ کوئی جُز انگریزوں کی بحری یا بری حکومت کا موجود ہے۔ اس لئے سلطنت کے کسی نہ کسی حصے پر آفتاب ضرور رہتا ہے۔ علوم جغرافیہ اور ہیات کی کتب سے معلوم ہوگا۔ کہ تمام کرۂ ارض پر ایک ساتھ ہی طلوع و غروب آفتاب کا نہیں ہوتا +

۱۳۔ محاسن ۔ اچھے گُن + محامد ۔ نیک خصلتیں +

۴۲

۳۔ رام (رامچندر) جب اودھ (اجدھیا) سے بن باس کو جانے لگے تو لوگوں کی حالت سخت حسرتناک تھی۔ ایسی ہی کیفیت یوسفؑ کے والد اور دوستوں کی ہوئی تھی۔ جب وہ کنعان سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تھے +

۷-۸- ان مصرعوں کے تغزّل کو استاد حل کرکے سمجھا دے +

۴۴

کانسٹی ٹیوشن - آئین بندی - ضابطہ - ینتی کے مطابق +

۹- فارسی مقولہ ہے- "حکمِ حاکم مرگِ مفاجات" +

۴۵

۳- شدر یا شوور - ہندوؤں کا سب سے رذیل فرقہ +

۴۶

۹- طور - جہاں نور الٰہی حضرت موسیٰ کو دکھائی دیا +

کیلاس - سلسلۂ کوہستان ہمالیہ میں وہ مقام جہاں مہادیو جی (شو) نے یوگ سے مکاشفات روحانی حاصل کئے - ہندوؤں اور بدھوں کا یہ ایک متبرک مقام ہے +

۴۷

۶- رینگلر (انگریزی)- علم ریاضی کا سب سے بڑا امتحان اور درجہ +

۷-۸- شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی لکھتے ہیں :- ابتدا میں (سنیں وسطی میں) اہل یورپ نے اس علم (طب) کی تعلیم انہی (ہندو ڈاکٹر) ششرت اور چرک) سے پائی +

[رسالۂ مخزن العلوم - ج ۷ - نمبر ۱۱]

۸- سرجن (انگریزی) - جراح +

۹- کالیداسے - کالیداس کے مداح - کالیداس مہاراجہ بکرماجیت کے دربار کے نورتن میں سے تھا - اس کے ڈرامے یورپ کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو گئے ہیں + شیکسپیری شکسپیر کے مداح - ولیم شیکسپیر ملکہ الیزبتھ کے زمانہ کا ڈراما نویس تھا + جو کالیداس ہندوستان میں ہے وہ شیکسپیر انگلستان میں ہے +

۱۳-۱۴- اشارہ ہے اُن تحقیقات کی طرف جو مشرقی

علوم وغیرہ کے متعلق مغربی تعلیم کی روشنی اور تحریک سے اس ملک میں ہوئیں اور ہو رہی ہیں +

۴۹

اس بند میں اس ہربونگ کی کیفیت دکھائی گئی ہے۔ جو ہند پر انگریزوں کے مُسلط ہونے کے وقت طاری تھی + وہ ایک عجیب آپا دھاپی کا زمانہ تھا۔ جس میں حُبِّ وطن۔ پاسِ مذہب اور قومی جانبداری کا کوئی حصہ نہ تھا +

۸۔ لالہ گون۔ سرخ رنگ کا۔ خون میں بھرا ہوًا +

۵۰

۳۔ عربی مقولہ ہے "الانسانِ مُرکبُ مِن الخطَاو النِسیان" +

۵۱

۱۱۔ سیاسی۔ پولٹیکل +

۵۲

۱- یہ بل ۱۸۹۱ء میں لارڈ لینسڈاون کی گورنمنٹ کے عہد میں پاس ہوا تھا - ایسے بھی کج فہم آدمی تھے جنہوں نے اس مسودہ قانون کو غیر ضروری اور قابل اعتراض سمجھا ۔ مخالفت کا زور اس بات پر تھا - کہ یہ قانون ہماری سوشل اور مذہبی زندگی سے متعلق ہے - اس لئے گورنمنٹ کو اس میں دخل در معقولات نہیں دینا چاہئے - زنانہ حقوق و آزادی کے حامیوں اور ملک کے عام ترقی خواہوں کا اس مسودہ قانون کی مخالفت کرنا ایک نہایت شرمناک نظارہ تھا ۔

۲- کلیش - تکلیف - اذیت ۔

۱۰- مہیش - مہادیو یا شو کا نام ہے ۔

۵۳

۲۰- آئرش - اہل آئرلینڈ - جو ہمیشہ انگلستان کے مساوی پولیٹیکل خود مختاری کے لئے جد و جہد کرتے رہتے

ہیں ؞

۵۵

۱ - اُجالو - روشن کرو ؞ تنویر - روشنی - تیج ؞

۸ - حدیث میں آیا ہے - اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ جنت ماں کے قدموں میں ہے ؞ اس سے مراد یہ ہے - کہ قابل عزت لوگوں کا عزت اور ادب کرنا چاہیئے ؞

۵۶

۳ - اُتَّم - اعلےٰ - انفس ؞ گُن - اوصاف ؞

۵ - ہندو متھیا کتھا میں لکشمی یا مہالکشمی دولت کی دیوی ہے - اور سرستی - عقل و فراست کی ؞

۱۰ - محسنات - نیک خصلتیں ؞

۱۱ - امپایر - سلطنت ؞

۱۳-۱۴ - مایا - فطرت یا تکوین - وہ طاقت جو کائنات عالم میں خلقت کے یہ کرشمے دکھاتی ہے - اور ایسی نیرنگیاں

رچتی ہے + برہمانڈ- تکوین عالم - کائناتِ دہر +

۱۴- ایک سہاگن اور دودھ پُوت والی عورت کے حق میں یہ سب سے اچھی دعا ہے- جو ہندوستان میں دیجاتی ہے- اس کا مطلب ہے - کہ شوہر اور اولاد کی طرف سے ہمیشہ تیرا دل خوش اور کلیجہ ٹھنڈا رہے +

۵۷

۳-۴-۹ نومبر ۱۹۰۵ء سے ۱۹- مارچ ۱۹۰۶ء تک حضور شہزادہ و شہزادی ویلس ہندوستان میں دورہ کرتے رہے +

۵۸

۶ - حضور شہزادہ ویلس نے اس سیاحت سے واپسی پر گلڈ ہال میں لارڈ میئر لندن کی دعوت کے موقع پر جو الفاظ ہند کی بابت فرمائے وہ اہل ہند کے دل میں جگہ کر گئے +

۵۹

۲ - اتم - تمام - کامل - پورا +

۱۱ - آرتی اُتارنا - دیوتاؤں - راجاؤں اور نہایت ہی پیارے عزیزوں کے آنے کے وقت ایک طشت میں پھول اور خوشبوئیں - وغیرہ سجا کر خاص شکل اور ساخت کے گھی کے چراغ جلا کر آنے والے کے سر کے گرد قربان کرتے ہیں - ایسی ہی آرتی اِس مبارک موقع پر ایپولو بندر پران شاہی مہمانوں کی اُتاری گئی تھی - اور بھی کئی جگہ یہ رسم ادا کی گئی +

۶۰

۲ - لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ - فضل باری سے نا امید مت ہو + [سورہ الزمر - رکوع ۶ - پارہ - ۲۴]

۶ - وصل - بمعنی یوگ +

۷ - مکتی - نجارت + برھمگیاں - علم خفی - علم الٰہی +

۸ - آتم بودھ - روح کی ماہیت سے آگاہ ہونا - خودشناسی +

٦١

۱۴ - تیاگ - ترک - لذّات اور اغراض سے بری ہو کر زندہ رہنے کا درجہ + ببیک - امتیاز - فانی اور باقی - متغیر اور لا یتغیر میں تمیز کرنا +

۱۵ - کرم نشکامی - اخلاق میں کامل ہو کر جب انسان برہم سے واقف ہو جاتا ہے - تو جو کام وہ کرتا ہے - یہی نہیں کہ وہ نہایت مستحسن اور خلقت کے لئے مفید ہوتا ہے - بلکہ اُسے اُس فعل کے صلہ اور اجر سے کوئی واسطہ نہیں رہتا - خدا شناسی کے ملک میں یہ نہایت اعلےٰ درجہ ہے + یہاں پہنچ کر انسان جینے اور مرنے یعنی موت و حیات کے چکّر سے باہر بالکل جاتا ہے - اسی کو یوگ یا یوگ کا ماحصل کہہ لیجئے جو ارتقا یعنی

روحانی ترقی کی معراج کا رستہ ہے +

جس قدر ہمدردی کرسکتا ہے وہ اس مسدس کے بند بند سے ٹپک رہی ہے۔ تسلسل بیان اور زور نظم بھی کافی سے زیادہ موجود ہے۔ فٹ نوٹوں میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر دلیل برہان قاطع ہے جس سے آسانی کے ساتھ انکار ممکن نہیں۔ ہم مصنف کو اُن کی دماغ سوزی اور عمدہ معلومات پر مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں۔ کہ اہل ملک اس نظم کو شوق سے دیکھینگے جو تعصبات اور ذاتی حملوں سے پاک ہے +

۴۔ سناتن دھرم سجن (سناتن دھرم سبھا کا ارگن) جلد ا نمبر ۴۔ امرتسر بھارت درپن۔ یہ ایک دلچسپ نظم کی ضخیم کتاب ہے جس کے مصنف پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی ہیں۔ اس میں بھارت ورش کی گذشتہ عظمت۔ عروج اور کمال کا نظارہ نہایت عمدگی سے دکھایا ہے۔ تنزل اور ادبار کے اسباب خوبی سے بتائے ہیں موجودہ حالت کا فوٹو نہایت دردانگیز الفاظ میں کھینچا ہے اور آیندہ بہتری کے وجوہات اور تدابیر وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ عوام الناس کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُن کی قومی حالت کی سچی تصویر ہے +

۵۔ آریہ مسافر (آریہ سماج کا ارگن) جلد ۲ نمبر ۴) یہ ایک نہایت موثر اور دلچسپ مسدس (بھارت درپن یا مسدس کیفی) ہے جس میں لائق نظم نگار نے بڑی قابلیت کے ساتھ بھارت ورش کی گذشتہ بزرگی موجودہ تنزل اور آئندہ ترقی پر رقت انگیز و ولولہ خیز پیرایہ میں اپنے قلبی احساس کا اظہار کیا ہے۔ اس بیش قیمت کلام کے ایک ایک بند سے سادگی بیساختگی اور عالی دماغی۔ شاعر کی نازک خیالی عیاں ہے ایک خاص خوبی اس نظم میں یہ ہے کہ جو لاطائل یا شاعرانہ مبالغوں سے اپنے کلام کو موثر اور شاندار بنانے کی بجائے امور واقعی سے کام لیا گیا ہے اور ہر ایک دعوے کی تائید میں فٹ نوٹ دیکر بڑے بڑے نامور محققوں اور تواریخ دانوں کی شہادتیں درج کی ہیں +

۶۔ پیسہ اخبار (ہفتہ وار۔ مالک و ایڈیٹر منشی محبوب عالم) ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء) بھارت درپن پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی نے بھارت ورش کی حالت کا آئینہ اور آریہ ہندوؤں کی گذشتہ عظمت اور موجودہ تنزل اور آیندہ ترقی پر ایک دلچسپ نظم کی صورت میں لکھا ہے۔ مسدس کے ۷۵ مقامات پر صاحب مصنف نے نوٹ بھی آخر کتاب میں کئی صفحوں پر دئے ہیں نظم بہت اچھی ہے۔ ایک سو چار صفحے۔ قیمت ۸ آٹھ آنے +

ملنے کا پتہ:۔ دیال چند نہال چند کتب فروش بازار پھیروں جالندھر شہر۔

TUZUK-I-KAISARI

OR

AN UP-TO-DATE HISTORICAL POEM,

CONTAINING

IMPORTANT EVENTS OF THE HISTORY OF INDIA, CAUSES OF THE DOWNFALL OF VARIOUS EMPIRES, AND A FULL ACCOUNT OF THE BRITISH RULE IN INDIA.

WITH

A BRIEF SURVEY OF THE PRESENT SITUATION AND ASPIRATIONS OF THE PEOPLES :

BY

PANDIT B. M. DATTATRYA, *Kaifi*,

AUTHOR OF

BHARAT DARPAN, WOMAN & HER EDUCATION, ETC.



PRINTED AND PUBLISHED BY

RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,

AT THE MUFID-I-'AM PRESS, LAHORE.

1908.